رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵ ٹیلیفون نمبر ۹۱

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ ۔ عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

اللہ اکبر

# روزنامہ الفضل قادیان

THE DAILY
ALFAZL QADIAN

ایڈیٹر غلام نبی

تار کا پتہ "الفضل" قادیان

شرح چندہ پیشگی
سالانہ ۔/۔
ششماہی ۔/۸
سہ ماہی ۔/۱۲

قیمت فی پرچہ ایک آنہ ‌‌ قیمت سالانہ پیشگی بیرون ہند ۔/۱۸

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جلد ۲۵ | ۷ ربیع الثانی ۱۳۵۶ھ | یوم پنجشنبہ | مطابق ۱۷ جون ۱۹۳۷ء | نمبر ۱۳۸

## مدینۃ المسیح

قادیان ۱۵ - جون سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے متعلق آج کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے ۔ کہ دن بھر حضور کی طبیعت اچھی رہی ۔ البتہ شام کے وقت قدرے ناساز ہو گئی ۔

سیدہ ام طاہر احمد حرم ثانی حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی طبیعت ابھی تک ناساز ہے ۔ احباب دعائے صحت کریں ۔

## ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

### خونی مہدی کے نزول کی موہوم توقع

"یہ سچ ہے ۔ کہ میں نہ جسمانی طور پر آسمان سے اُترا ہوں ۔ اور نہ میں دنیا میں جنگ اور خونریزی کرنے کے لئے آیا ہوں ۔ بلکہ صلح کے لئے آیا ہوں ۔ مگر میں خدا کی طرف سے ہوں ۔ میں یہ پیشگوئی کرتا ہوں کہ میرے بعد قیامت تک کوئی ایسا مہدی نہیں آئے گا ۔ جو جنگ اور خونریزی سے دنیا میں ہنگامہ برپا کرے ۔ اور خدا کی طرف سے ہو ۔ اور نہ کوئی ایسا مسیح آئیگا ۔ جو کسی وقت آسمان سے اترے گا ۔ ان دونوں سے ہاتھ دھو لو ۔ یہ سب حسرتیں ہیں جو اس زمانہ کے تمام لوگ قبروں میں لے جائیں گے ۔ نہ کوئی مسیح اترے گا ۔ اور نہ کوئی خونی مہدی ظاہر ہوگا ۔ جو شخص آنا تھا وہ آچکا ۔ وہ میں ہی ہوں ۔ جس سے خدا کا وعدہ پورا ہوا ۔ جو شخص مجھے قبول نہیں کرتا ۔ خدا سے لڑتا ہے ۔ کہ تو نے کیوں ایسا کیا ۔ حالانکہ ایسی غلطیاں یہود سے بھی ہوتی رہی ہیں ۔ اور ان کے علماء بھی پیشگوئیوں کے سمجھنے میں ٹھوکر کھاتے رہے ہیں ۔ کہ سمجھا کچھ اور آخر ظاہر ہو گیا کچھ ۔ عزیزو ! شرم اور حیا کرو ۔ کہ خدا کے دن آگئے ۔ اور آسمان تمہیں وہ کرشمے دکھا رہا ہے ۔ جن کی تمہارے آباء و اجداد کو خبر نہ تھی ۔ مبارک وہ جو میرے بارے میں ٹھوکر نہ کھائیں ۔" (اشتہار ۴ اپریل ۱۹۰۵ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

# حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالے نے جناب مولوی غلام رسول صاحب وزیر آبادی کی عیادت فرمائی

قادیان ۱۵ جون آج صبح حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالے بنصرہ العزیز جناب حافظ غلام رسول صاحب وزیر آبادی کی عیادت کے لئے نور ہسپتال میں تشریف لے گئے۔ حافظ صاحب گذشتہ پانچ ماہ سے بعارضہ فالج بیمار ہیں۔ اور نور ہسپتال میں دو ماہ سے بغرض علاج داخل ہیں۔ لیکن ابھی تک بیماری میں کوئی نمایاں افاقہ نہیں ہوا۔ حافظ صاحب نے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز سے ہسپتال کو چھوڑ کر گھر جانے کی اجازت مانگی۔ مگر حضور نے علیحدہ فیملی کوارٹر میں رہائش اختیار کر کے علاج کرانے کا ارشاد فرمایا۔ قریباً نصف گھنٹہ تک حضور از راہ ذرہ نوازی ہسپتال میں تشریف فرما رہے۔ اور حافظ صاحب کے حالات بغور سنتے رہے۔

قارئین کرام سے التجا ہے۔ کہ حافظ صاحب موصوف کی صحت کے لئے درد دل سے دعا فرمائیں۔

# صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب کی بی۔ اے میں کامیابی

احباب یہ سن کر خوش ہوں گے۔ کہ صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب مولوی فاضل ابن حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالے نے امسال پنجاب یونیورسٹی سے انگریزی میں بی۔ اے کا امتحان پاس کیا۔ اور ۱۵۰/۲۷۶ نمبر حاصل کئے ہیں مبارک ہو۔

# جناب مرزا محمد اشرف صاحب کی سبکدوشی

قادیان ۱۵ جون۔ جناب مرزا محمد اشرف صاحب ناظم جائداد صدر انجمن احمدیہ پانچ سال تک نظامت جائداد کے فرائض سر انجام دینے کے بعد آج صدر انجمن احمدیہ کی کارکنیت سے سبکدوش ہو گئے۔

جناب مرزا صاحب ۱۹۰۸ء کے آخر میں قریباً ۲۸ سال کی عمر میں قادیان آئے اور یکم جنوری ۱۹۰۸ء سے جبکہ باقاعدہ صدر انجمن احمدیہ قائم کی گئی۔ دفتر محاسب میں بعہدہ محرری متعین ہوئے۔ حسن خدمات کی وجہ سے ۱۹۱۲ء میں آڈیٹر اور ۱۹۲۲ء میں محاسب مقرر ہوئے۔ اور ۲۵ سالہ خدمات کے بعد یکم مئی ۱۹۳۲ء کو صدر انجمن احمدیہ کے عہدہ محاسب سے ریٹائر ہوئے۔ اس کے تھوڑے ہی عرصہ بعد جب اراضیات سندھ کا کام شروع ہوا۔ تو ستمبر ۱۹۳۲ء میں آپ کو افسر جائداد مقرر کیا گیا۔ اس عہدہ پر پانچ سال قابل تعریف خدمات سر انجام دینے کے بعد اب اس عہدہ سے سبکدوش ہو گئے ہیں احباب دعا کریں کہ اللہ تعالے ان کی خدمات قبول کرتے ہوئے دینی و دنیوی ترقیات عنایت کرے۔

**بی۔ اے میں کامیابی:۔** صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب کے علاوہ امسال پنجاب یونیورسٹی سے بی۔ اے کی ڈگری حاصل کرنے والے حسب ذیل نوجوانوں کے متعلق بھی اطلاع موصول ہوئی ہے۔ عبداللہ مصطفےٰ صاحب ۲۵۶/۴۵۰

# خدا کے فضل سے جماعت احمدیہ کی روز افزوں ترقی

## ۱۵ جون ۱۹۳۷ء تک بیعت کرنیوالوں کے نام

ذیل کے اصحاب بذریعہ خطوط حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالے کے ہاتھ پر بیعت کر کے داخل احمدیت ہوئے۔

| | | |
|---|---|---|
| ۳۸۱ | سردار خان صاحب . . . . . . | ضلع نواب شاہ |
| ۳۸۲ | میاں بوٹا صاحب . . . . . | " شیخوپورہ |
| ۳۸۳ | مسماۃ رابعہ بی بی صاحبہ . . . . . | " گجرات |
| ۳۸۴ | " فضل بی بی صاحبہ . . . . . | " " |

بیرون ہند کے مندرجہ ذیل اصحاب حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالے کے ہاتھ پر بیعت کر کے داخل احمدیت ہوئے۔

193 Haji Abdur Rahman Padang (Sumatra)
194 Ivan Savic Belgrade
195 Abdal Karim Pennang.
196 Gisi Sophir Nassira Badapest (Hungary.)

# حقیقی سربلندی

نتیجہ خیز کار آمد حقیقی تو وہی ہوگی
عنایت جو خدا کی بارگہ سے سربلندی ہو
وگرنہ سربلندی لغو و نقلی ہوگی یوں۔ جیسے
دولتے تو سمرقندی ہوں۔ ٹٹو یارقندی ہو

حسن رہتاسی

# جناب ڈاکٹر نواب احمد صاحب قریشی

احباب کی اطلاع کے لئے لکھا جاتا ہے کہ حال میں مولوی محمد علی صاحب امیر غیر مبائعین کے داماد جناب ڈاکٹر صاحب نے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالے کی بیعت میں داخل ہونے کا شرف حاصل کیا ہے۔ ان کا صحیح نام معہ اعزازات حسب ذیل ہے۔

جناب ڈاکٹر نواب احمد صاحب قریشی ایم۔ بی۔ سی۔ ایچ۔ بی۔ ڈی۔ ٹی۔ ایم۔ وی ڈی او۔ لورپول میڈیکل آفیسر انچارج ہک ورم سکیم ضلع گورداسپور۔ سابق ریذیڈنٹ میڈیکل آفیسر ہوپ سٹریٹ جنرل ہسپتال۔ لورپول اینڈ فزیشن اینڈ سرجن ہوٹل لورپول انگلینڈ

ہم جناب ڈاکٹر صاحب موصوف کی خدمت میں حقیقی احمدیت قبول کر کے سب سے بڑا اعزاز حاصل کرنے پر مبارکباد عرض کرتے۔ اور دعا کرتے ہیں۔ کہ خدا تعالے انہیں روز بروز اخلاص میں بڑھائے۔ اور دین و دنیا کی مزید ترقیات عطا کرے۔

385
Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
الفضل
قادیان دارالامان ۷ - ربیع الثانی ۱۳۵۶ھ

# کثرتِ ازواج اور آریہ سماج

انسان کو زندگی میں بیسیوں مواقع ایسے پیش آتے ہیں - جبکہ اس کے لئے دوسری شادی نہ صرف ضروری ہو جاتی ہے - بلکہ سوسائٹی کی طرف سے اہم ترین فرض بن جاتی ہے - جس کا بجا لانا نہایت ضروری ہوتا ہے - یہی وجہ ہے - کہ اسلام نے بعض شرائط کے ماتحت ایک سے زیادہ شادیاں کرنے کی اجازت دی ہے - گو ہندو مذہب ہر حالت میں حتیٰ کہ خاوند یا بیوی کے مرجانے کی حالت میں بھی دوسری شادی کرنے سے روکتا ہے - لیکن حالات ہندوؤں کو مجبور کر رہے ہیں - کہ وہ اس پابندی سے آزادی حاصل کریں -

کچھ عرصہ ہوا - دہلی کے ایک ہندو کی دوسری شادی ڈیرہ دون میں ہوئی - اس موقعہ پر برادری کے لوگوں نے شادی میں روکاوٹ ڈالنے کے لئے ہزار کوششیں کیں - برات کا سیاہ جھنڈیوں سے استقبال کیا ستیہ گرہ کی گرفتاریاں ہوئیں - لیکن شادی ہو گئی - اخبار "پرکاش" شادی میں روکاوٹیں ڈالنے والوں کی کوشش پر مسرت کا اظہار کرتا ہوا لکھتا ہے :-

"وواہ تو ہو گیا - لیکن ہندو جگت کو معلوم ہو گیا - کہ ایک بیوی کے ہوتے ہوئے دوسرا وواہ کرنے والے سے کیا سلوک ہوتا ہے - اور اس کی سوسائٹی کی کیا پوزیشن رہ جاتی ہے" (۱۳ - جون)

قدامت پسند ہندوؤں کے مذموم سلوک اور سوسائٹی کے دباؤ کا خوف دلا کر اخبار مذکور نے روشن خیال ہندوؤں کو اس اصلاحی اقدام سے باز رکھنے کی کوشش کی ہے - لیکن قدرت کے قوانین کی خلاف ورزی آخر کب تک - اور بد سلوکی کا خوف دلا کر ایک فطری ضرورت سے باز رکھنے کے کیا معنی ؟

"پرکاش" کو معلوم ہونا چاہیئے - کہ آریوں کے ریفارمر پنڈت دیانند جی نے بھی بے شک دوسری شادی کی سخت ممانعت کی ہے - حتیٰ کہ انہوں نے نہ بیوہ عورت کو اجازت دی ہے - کہ دوسری شادی کرے - اور نہ رنڈوے مرد کے لئے جائز رکھا ہے - کہ دوسری عورت کو بیاہ لائے - لیکن باوجود اس کے وہ فطرت کی اس احتیاج کا انکار نہیں کر سکے - جو مرد و عورت کو میاں بیوی بننے پر مجبور کرتی ہے - اور نہ فطرت کے اس احساس کا انکار کر سکے ہیں - جو اولاد کے متعلق بنی نوع انسان میں پایا جاتا ہے - یہی وجہ ہے - کہ انہوں نے دوسری شادی کے بدل کے طور پر ایک صورت "نیوگ" کے نام سے پیش کی ہے - لیکن جو کچھ انہوں نے فرمایا ہے - وہ جذبات غیرت و حمیت کے لئے ایسا زہر ہلاہل ہے - کہ آریہ صاحبان باوجود پنڈت دیانند جی کو رشی یا مہرشی کہنے کے قطعاً جرأت نہیں کرتے - کہ کھلم کھلا اس پر عمل پیرا ہوں ؟

اب سوال یہ ہے - کہ آریہ صاحبان ایک طرف تو ابھی تک "نیوگ" کو رواج دینے سے کنی کترا رہے ہیں - اور دوسری طرف خواہ کسی کو وہی ضروریات کتنی ہی شدت کے ساتھ پیش آئیں - جن کی بناء پر نیوگ کی

---

اجازت دی گئی ہے - دوسری شادی کرنے کی مخالفت کرتے ہیں - تو پھر وہی بتائیں - کہ کونسا راستہ انہوں نے

تجویز کیا ہے - جس سے ایسی ضروریات پوری ہو سکتی ہیں

---

# حکومت البانیہ کا پردہ کے خلاف قانون

پردہ اسلامی شریعت کا ایک لازمی جزو ہے - اور دنیا کی بہت سی اخلاقی اور معاشرتی خرابیوں کے سدباب کا احسن ذریعہ - لیکن افسوس کہ مسلمانوں کی چند ٹوٹی پھوٹی جو حکومتیں رہ گئی ہیں - ان میں سے بعض یورپ کی تقلید میں پردے کو جبراً اڑانے کے درپے ہیں - اور بے پردگی کی قباحتوں - اور اس کے نہایت شرمناک نتائج کو دیکھتے ہوئے عبرت حاصل کرنے کی بجائے اسی رو میں بہے چلے جا رہے ہیں - حال ہی میں حکومت البانیہ نے ایک قانون پاس کیا ہے - جس کی رو سے عورتوں کو برقعہ اوڑھنے کی ممانعت کر دی گئی ہے گو وہاں کی کونسل نے بھی اس قانون کی تائید کی - لیکن حالات سے معلوم ہوتا ہے - کہ عام لوگ حکومت کے اس نئے قانون کی وجہ سے سخت برافروختہ ہو رہے ہیں -

رائٹر کی اطلاع کے مطابق البانیہ کے جنوبی اضلاع کا دورہ کرنے والے سیاحوں کا بیان ہے - کہ وہاں کی مسلمان عورتیں چونکہ قانون کے منشا کے مطابق برقعہ نہیں اوڑھ سکتیں اس لئے انہوں نے گھروں سے نکلنا ترک کر دیا ہے - اور ایسا معلوم ہوتا ہے - کہ گویا ان علاقوں میں عورتوں کا وجود ہے ہی نہیں - یہ صورت حالات اس بات کا واضح ثبوت ہے - کہ البانیہ کے مسلمان بے پردگی کے سخت خلاف ہیں - اور یہ اس جذبہ ناراضی کا مظاہرہ ہے - جو حکومت کے نئے قانون کے خلاف ان کے دلوں میں پایا جاتا ہے - حکومت کو چاہیئے کہ وہ افغانستان میں امیر امان اللہ کی مثال کو پیش نظر رکھتی ہوئی اس نئے تجربہ سے ہاتھ کھینچ لے - اور مذہبی معاملات میں مداخلت کرنے کی بجائے ان پر عمل کرنے کی سہولتیں بہم پہنچائے ؎

---

# بھائی پرمانند بھی بولے

حال میں بھائی پرمانند جی نے کانگرس کو یہ دھمکی دیتے ہوئے - کہ اگر اس نے مسلمانوں کے متعلق خالص مہاسبھائی ذہنیت اختیار نہ کی - تو ہندو مہاسبھا اس کی ہر طرح سے مخالفت کرے گی - ہندوؤں اور مسلمانوں کے تعلقات کے ذکر میں کہا :- "بالکل مختلف تمدنوں کے ساتھ ہندوؤں اور مسلمانوں کا ایک متحدہ قومیت بن جانا امر محال ہے" اس کے متعلق گزارش ہے - کہ اگر اتحاد سے بھائی پرمانند جی کی مراد یہ ہے - کہ مسلمان اپنے تمدن اور اپنی روایات کو خیرباد کہکر ہندو قوم میں مدغم ہو جائیں (جیسا کہ بعض ہندو مہاسبھائی اس ذہنیت کا اظہار کرتے رہتے ہیں) تو یاد رکھیں مسلمان اس کے لئے ہرگز تیار نہ ہونگے - اور بلاشبہ یہ امر محال ہوگا لیکن اگر ہندوؤں اور مسلمانوں کے اتحاد سے مراد یہ ہے - کہ ہر دو اقوام اپنے اپنے حقوق کے تحفظ کے ساتھ متحدہ طور پر وطن کی آزادی اور ترقی کے لئے جدوجہد کریں - تو اس میں کوئی قباحت نہیں ہے - اور نہ اسی قسم کا اتحاد ناممکن ہے - اگر اس وقت تک جدِ آزادی کے لئے یہ متحدہ محاذ میسر نہیں ہوا - تو اس کی ذمہ دار ملک کی اکثریت رکھنے والی قوم ہے - جس سے مسلمان صرف منصفانہ سلوک کے خواہاں ہیں - کسی رعایت کے خواستگار نہیں - آئندہ بھی ہندو مسلم اتحاد کی بنیاد اکثریت کے اس سلوک پر استوار ہوگی - جو اسکی طرف سے روا رکھا جائے گا ؎

Digitized by Khilafat Library Rabwah

# شہنشاہِ کونین کا بے مثال عفو و حلم

## قرآن مجید میں انبیاء کے واقعات

خدا تعالیٰ نے قرآن مجید میں کئی ایک انبیاء کے حالات بیان فرمائے ہیں۔ اور ان کے اخلاق فاضلہ کا ذکر کیا ہے۔ نادان اس پر اعتراض کرتے ہیں کہ یہ خدا کا کلام نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ یہ قصوں سے بھرا پڑا ہے۔ حالانکہ حقیقت یہ ہے۔ کہ خدا تعالیٰ نے کوئی واقعہ بھی بغیر کسی خاص مصلحت اور حکمت کے بیان نہیں فرمایا۔ اور دراصل یہ واقعات قرآن مجید میں بطور پیشگوئیوں کے ذکر کئے گئے ہیں۔ جن میں بتایا گیا ہے۔ کہ جس طرح پہلے خدا کے بزرگ اور مقرب اور مامور کامیاب اور ان کے دشمن نامراد و ناکام ہوتے رہے ہیں۔ اسی طرح آئندہ بھی خدا تعالیٰ کے برگزیدہ انسان غالب اور ان کے دشمن مغلوب ہوا کریں گے۔

## حضرت یوسف علیہ السّلام کا واقعہ

مثلاً حضرت یوسف علیہ السلام کے واقعہ میں یہ پیشگوئی ہے۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو بتایا گیا ہے۔ کہ جس طرح حضرت یوسف علیہ السلام کو ان کے بھائیوں نے گھر سے نکالا۔ اسی طرح آپ کو بھی مکہ کے لوگ مکہ سے نکالیں گے۔ جس طرح حضرت یوسف کنوئیں میں رہے۔ اسی طرح آپ کو بھی غار میں رہنا پڑا۔ جس طرح حضرت یوسف علیہ السلام کے بھائی بعد میں پشیمان اور شرمندہ اور معافی کے خواستگار ہوئے۔ بعینہٖ اسی طرح مکہ کے لوگ فتح مکہ کے وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے قیدیوں کی حیثیت میں آئے۔ اور اپنی گزشتہ حرکات پر افسوس کا اظہار کرتے ہوئے آپ کے اس ارشاد پر کہ بتاؤ اب میں تمہارے ساتھ کیا سلوک کروں۔ یوں عرض کرنے لگے۔ کہ ہمارے ساتھ آپ وہی سلوک کریں۔ جو حضرت یوسف علیہ السلام نے اپنے بھائیوں کے ساتھ کیا تھا۔ چنانچہ حضور نے ان کے ساتھ حضرت یوسفؑ سے بھی بڑھ کر نرمی کا سلوک کیا۔ یعنی فرمایا۔ جاؤ تم سب آزاد ہو۔ سزا دینا تو درکنار میں تم کو سرزنش تک بھی کرنا نہیں چاہتا۔ اللہ اللہ ایسے موقعہ پر جبکہ جانی دشمن قابو میں ہو۔ ہر انسان کی خواہش ہوتی ہے۔ کہ اس سے انتقام لے اور اس کو کیفر کردار تک پہونچائے۔ لیکن یہ صرف انبیاء اور خدا تعالیٰ کے اولیاء کا ہی کام ہوتا ہے۔ کہ وہ ایسے موقعہ پر بھی اپنے دشمن کو معاف کر دیتے۔ بلکہ اس پر مزید احسان کر دیتے ہیں۔

## انبیاء کے فضائل بیان کرنے کی حکمت

اسی طرح قرآن مجید میں جو متعدد مقامات پر یہ بیان کیا گیا ہے۔ کہ فلاں نبی میں یہ خوبیاں تھیں۔ اور فلاں ان صفاتِ حمیدہ کا مالک تھا۔ تو اس کا مطلب یہ ہے۔ کہ خدا تعالیٰ لوگوں سے فرماتا ہے کہ تم بھی اپنے اندر ان اخلاقِ فاضلہ کو پیدا کرو۔ تا تم بھی ان برکات و فیوض کے وارث بن سکو۔ جن کے یہ انبیاء وارث ہوئے۔

## آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی صفات کس لئے بیان ہوئیں

اسی طرح آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی جو صفات حمیدہ قرآن مجید میں بیان کی گئی ہیں۔ ان کا یہ مطلب ہے کہ امت محمدیہ کو اپنے اندر یہ باتیں پیدا کرنی چاہئیں۔ اسی لئے تو فرمایا ولکم فی رسول اللّٰہ اسوۃ حسنۃ۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم دنیا کے لئے ایک کامل اور اعلےٰ نمونہ ہیں۔ اور حقیقت بھی یہی ہے۔ کہ سرور کائنات میں ہر ایک قسم کی اعلےٰ صفت موجود تھی۔ چنانچہ کسی نے جب حضرت عائشہ رضؓ سے پوچھا کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے اخلاق کیا ہیں؟ تو انہوں نے نہایت ہی مختصر یہ جواب دیا۔ کہ جو کچھ قرآن مجید میں ہے۔ بس وہی حضور کے اخلاق ہیں گویا آپ قرآن کریم کی عملی تفسیر تھے۔

## آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا عفو و حلم

اس وقت میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی بے شمار صفاتِ حمیدہ میں سے صرف آپ کے عدیم المثال عفو و حلم کے متعلق کچھ عرض کرنا چاہتا ہوں۔ یوں تو تھوڑا بہت عفو و حلم ہر انسان میں پایا جاتا ہے لیکن انبیاء علیہم السلام اور خصوصاً آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا عفو و حلم بالکل نرالی حیثیت رکھتا ہے۔ ارباب سیر نے تصریح کی ہے۔ اور واقعات اس کے شاہد ہیں۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے کبھی کسی سے انتقام نہیں لیا۔ حضرت عائشہ رضؓ سے بخاری و مسلم میں مروی ہے کہ آپ نے اپنے ذاتی معاملہ میں کبھی کسی سے بدلہ نہیں لیا۔ بجز اس صورت کے کہ اس نے احکام الٰہی کی ہتک کی ہو۔

## قریش کی طرف سے ایذا رسانی

قریش نے آپ کی ایذا رسانی میں کوئی دقیقہ فروگزاشت نہ کیا۔ آپ کو گالیاں دیں۔ مارنے کی دھمکیاں دیں۔ راستوں میں کانٹے بچھائے۔ جسم مبارک پر نجاستیں پھینکیں۔ گلے میں پھندا ڈال کر کھینچا اور بعض اوقات بازار میں سے گزرتے وقت اس قدر سنگباری کی۔ کہ خون بہ نکلا۔ نعوذ باللہ جادوگر۔ پاگل۔ شاعر کے بیہودہ الفاظ سے یاد کیا۔ لیکن آپ نے کبھی ان باتوں پر ناراضگی کا اظہار نہ فرمایا۔ ایک صاحب جنہوں نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو ذی المجاز کے بازار میں اسلام کی دعوت دیتے ہوئے دیکھا تھا۔ بیان کرتے ہیں۔ کہ حضور فرما رہے تھے۔ لوگو لا الٰہ الا اللّٰہ کہو نجات پاؤ گے۔" آپ کے پیچھے پیچھے ابوجہل آپ پر خاک اڑا اڑا کر کہہ رہا تھا۔ "لوگو اس شخص کی باتیں تم کو اپنے مذہب سے برگشتہ کر دیں گی۔ یہ چاہتا ہے۔ کہ تم اپنے دیوتاؤں لات و عزیٰ کو چھوڑ دو۔" لیکن حضور اس کی طرف مڑ کر بھی نہ دیکھتے تھے۔ کہ کیا کر رہا ہے بلکہ آپ تبلیغ میں ہمہ تن مصروف تھے (مسند احمد جلد ۴ صفحہ ۶۳)

اس موقعہ پر کوئی اور انسان ہوتا۔ تو ابوجہل کے گلے پڑ جاتا اور اس کو اس کی شرارت کا مزا چکھاتا۔ لیکن آپ اس کی حرکات کی ذرا بھر بھی پروا نہ کرتے ہوئے اپنے کام میں مشغول رہے

## واقعہ افک اور حضور کا تحمل

سب سے بڑھ کر غضب اور غصہ کا موقعہ افک کا واقعہ تھا۔ جبکہ منافقین نے حضرت عائشہ رضؓ پر نعوذ باللہ تہمت لگائی۔ اور حضرت عائشہ بھی وہ جو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی محبوب ترین ازواج میں سے تھیں اور حضرت ابوبکر رضؓ ایسے عظیم الشان صحابی کی صاحبزادی تھیں۔ منافقوں کی شرارت سے سارا مدینہ اس خبر کی وجہ سے گونج اٹھا۔ دشمنوں کی شماتت۔ ناموس کی بدنامی محبوب کی ذلت۔ یہ باتیں صابر سے صابر انسان کے صبر و تحمل کے پیمانہ کو بھی چھلکا دینے کے لئے کافی ہیں۔ مگر سرور کائنات فخر موجودات نے عبد اللہ بن ابی کو جو اس تہمت کا بانی تھا۔ اور حضور کو اس بات کا علم بھی تھا۔ اس بنا پر چھوڑ دیا۔ کہ اس کو تہمت لگانے کا اقرار نہ تھا۔ اور ثبوت کے لئے شرعی شہادت موجود نہ تھی۔ باقی اس واقعہ کی تردید و تکذیب خود خدا تعالیٰ نے کر دی۔ تہمت لگانے والوں میں سے جن کو سزا دی گئی ایک صاحب مسطح بن اثاثہ تھے۔ جن کی معاش کے کفیل حضرت ابوبکر رضؓ تھے۔ اس واقعہ کے بعد حضرت ابوبکر رضؓ نے مسطح کا معاش بند کر دیا۔ بوجہ اس تکلیف کے کہ وہ بھی آپ کی لڑکی پر تہمت لگانے والوں میں شامل تھا۔ لیکن خدا تعالیٰ نے اس آیت کو نازل کرنے پر کہ امراء اور صاحب فضیلت لوگ غرباء پر رحم کریں۔ اور ان کو معاف کریں۔ حضرت ابوبکر رضؓ نے دوبارہ روزینہ جاری کر دیا

## زید بن سعنہ پر احسان

زید بن سعنہ جس زمانہ میں یہودی تھے۔ ان سے حضورؐ نے کچھ قرض لیا۔ میعاد ادائیگی میں ابھی کچھ دن باقی تھے۔ کہ زید آئے اور آنحضرتؐ کی چادر پکڑ کر کھینچی اور نامناسب الفاظ کے دوران میں یہ بھی کہہ گزرے کہ عبد المطلب کے خاندان والو تم ہمیشہ یونہی حیلے حوالے کرتے ہو

386
Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت عمرؓ غصہ سے بے قرار ہو گئے۔ اور اس کی طرف مخاطب ہو کر بولے "او دشمنِ خدا! تو رسول اللہ کی شان میں گستاخی کرتا ہے!" آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مسکرا کر فرمایا۔ عمر مجھ کو تم سے کچھ اور امید تھی۔ تمہیں اس کو سمجھانا چاہیئے تھا۔ کہ نرمی سے تقاضا کرو۔ اور مجھ سے کہنا چاہیئے تھا۔ کہ اس کا قرضہ ادا کر دوں۔ یہ فرما کر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو ارشاد فرمایا۔ کہ قرضہ ادا کر کے بیس صاع کھجور کے اور زیادہ دے دو۔

گویا زیادہ دینا اس ناراضگی کے بدلہ میں تھا۔ جو حضرت عمرؓ نے اس شخص پر کی۔ اس موقعہ پر آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سوا کوئی اور ہوتا۔ تو اس کے اس نازیبا طریق پر تقاضا کی وجہ سے لڑ پڑتا۔ اور معاملہ کہیں سے کہیں پہنچ جاتا۔ لیکن حضور نے اس موقعہ پر کمال تحمل کا نمونہ دکھایا اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو ہی سمجھانا شروع کر دیا۔ کہ سختی کرنی اچھی نہیں ہوتی۔

## ایک عورت کے نازیبا کلام کا نرم جواب

بعض لوگوں کو اگر کوئی شخص غلطی یا غفلت اور بے علمی کی حالت میں کوئی نامناسب لفظ کہدے۔ تو اس کی گردن پر سوار ہو جاتے ہیں اور سزا دیئے بغیر نہیں چھوڑتے۔ لیکن آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تحمل و درگزر پر غور کرنا چاہیئے۔ آپ ایک دفعہ تشریف لے جا رہے تھے۔ کہ ایک عورت قبر کے پاس بیٹھی رو رہی تھی۔ آپ رک گئے۔ اور اس کو فرمایا "صبر کرو" وہ عورت آپ کو پہچانتی نہ تھی۔ (گستاخی کے ساتھ) بولی۔ جاؤ۔ تم کیا جانتے ہو۔ کہ مجھ پر کیا مصیبت پڑی ہے۔ آپ چلے گئے۔ لوگوں نے عورت سے کہا۔ تو نے نہیں پہچانا۔ وہ تو رسول اللہ تھے۔ وہ دوڑتی ہوئی گئی۔ اور عرض کیا۔ میں حضور کو پہچانتی نہ تھی۔ معاف فرمائیں۔ اب میں صبر کرتی ہوں۔ فرمایا۔ صبر وہی مفید ہے۔ جو عین مصیبت کے وقت کیا جائے۔ (بخاری کتاب الجنائز)

اس موقعہ پر اگر کوئی اور آدمی ہوتا تو اس عورت سے بات تک کرنا گوارا نہ کرتا۔ لیکن حضور کے اخلاقِ حمیدہ اور صفاتِ حسنہ کے صدقے کہ آپ اپنی پیشانی مبارک پر بل تک نہ لائے

## دشمنوں سے عفو و درگزر

انسان کے ذخیرہ اخلاق میں سب سے زیادہ کمیاب اور نادر الوجود چیز دشمنوں پر رحم اور ان سے عفو و درگزر ہے۔ لیکن شہنشاہِ دوجہان کی ذات اقدس میں یہ جنس نہایت فراواں تھی۔ تمام روائتیں اس بات پر متفق ہیں۔ کہ آپ نے اپنی ذات کے لئے کبھی کسی سے انتقام نہیں لیا۔ چنانچہ فتح مکہ سے زیادہ اور کونسا موقعہ دشمنوں سے انتقام لینے کا ہو سکتا تھا۔ لیکن اس موقعہ پر بھی حضور نے سب کو معاف فرما دیا۔

پھر ابو سفیان اسلام سے قبل جیسے تھے۔ غزواتِ نبوی کا ایک ایک حرف اس کا شاہد ہے۔ بدر سے لے کر فتح مکہ تک جتنی لڑائیاں اسلام کو لڑنی پڑیں ان میں سے اکثر میں ان کا ہاتھ تھا۔ لیکن فتح مکہ کے وقت جب وہ گرفتار کر کے لائے گئے۔ تو حضور ان کے ساتھ نہایت محبت سے پیش آئے۔ حضرت عمرؓ نے ان کے گزشتہ جرائم کی پاداش میں ان کے قتل کا ارادہ کیا۔ مگر آپؐ نے منع فرما دیا۔ اور نہ صرف یہ بلکہ ان کے گھر کو امن و امان کا حرم بنا دیا۔ ارشاد ہوا۔ کہ "جو ابو سفیان کے گھر میں داخل ہو جائے گا۔ اس کا قصور معاف ہوگا!" (بخاری و مسلم فتح مکہ)

کیا دنیا کے کسی فاتح نے اپنے دشمن کے ساتھ ایسا برتاؤ کیا ہے۔ جواب یقیناً نفی میں ہے۔

## کفار و مشرکین کے ساتھ برتاؤ

کفار کے ساتھ حسنِ خلق کے بہت سے واقعات مذکور ہیں۔ لیکن مورخینِ یورپ کہتے ہیں۔ کہ یہ اس وقت کے واقعات ہیں۔ جبکہ مسلمان کمزور تھے۔ اور لطف و مداہنت کے سوا چارہ نہ تھا میں اس وقت صرف وہ واقعات عرض کروں گا۔ جو اس زمانہ کے ہیں جبکہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پورا اقتدار حاصل تھا۔ اور مخالفین کی قوتیں پامال ہو چکی تھیں۔

ابو بصرہ غفاری کا بیان ہے۔ کہ وہ جب کافر تھے۔ مدینہ میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہاں آکر مہمان رہے۔ رات کو گھر کی تمام بکریوں کا دودھ پی گئے۔ اور رات کو تمام اہلِ بیت نبوی کو بھوکا رہنا پڑا لیکن آپ نے اس بات کا ذکر تک نہ کیا (مسند احمد ابن حنبل جلد ۲ - صفحہ ۳۹۷)

اسی طرح حضرت اسماءؓ بیان کرتی ہیں کہ صلح حدیبیہ کے زمانہ میں ان کی والدہ جو مشرکہ تھیں۔ اعانت کی خواستگار ہو کر مدینہ آئیں۔ ان کو خیال ہوا۔ کہ مشرکین کے ساتھ کیا برتاؤ کیا جائے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آکر دریافت کیا۔ آپ نے فرمایا۔ "ان کے ساتھ نیکی کرو!" (بخاری باب صلۃ الوالد المشرک)

ابو ہریرہؓ کی والدہ کافرہ تھیں۔ اور بیٹے کے پاس مدینہ میں ہی رہتی تھیں۔ جہالت سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو گالیاں دیتی تھیں۔ ابو ہریرہؓ نے خدمتِ اقدس میں عرض کی۔ آپ نے بجائے غیظ و غضب کے اظہار کے دعا کے لئے ہاتھ اٹھائے۔ (بخاری)

## اشد ترین منافق سے حسنِ سلوک

جنگِ اُحد میں عبد اللہ بن ابی بن سلول کے وقت تین سو آدمیوں کے ساتھ واپس چلا آیا۔ جس سے مسلمانوں کی قوت کو سخت صدمہ پہنچا۔ تاہم حضور نے اس سے درگزر فرمایا۔ اور جب وہ فوت ہوا۔ تو اس احسان کے معاوضہ میں کہ اس نے حضرت عباس رضؓ کو اپنا کرتہ دیا تھا۔ حضور نے اپنی قمیص مبارک اس کو پہنا کر دفن کیا (بخاری)

ان واقعات کو مدنظر رکھ کر سوال صرف یہ ہے کہ کیا یہ باتیں معمولی ہیں۔ اور کیا یہ فضائل ہر ایک شخص میں پائے جاتے ہیں۔ نہیں۔ بلکہ یہ باتیں اللہ تعالےٰ کے خاص بندوں سے ہی تعلق رکھتی ہیں۔ جن کو دنیا کی کوئی بات رنج و غم میں مبتلا نہیں کر سکتی۔

## یہود و نصاریٰ سے برتاؤ

رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خلق عظیم میں کافر و مسلم دوست و دشمن۔ عزیز و بیگانہ کی تمیز نہ تھی۔ ابرِ رحمت دشت و چمن پر یکساں برستا تھا۔ اور آفتابِ صداقت ہر جگہ یکساں چمکتا تھا۔

ایک دفعہ ایک یہودی نے حضرت موسےٰ علیہ السلام کو تمام انبیاء سے افضل کہا۔ ایک صحابی نے کہا۔ کیا آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بھی۔ یہودی کے اثبات میں جواب دینے پر صحابی نے تھپڑ دے مارا۔ اس واقعہ کا علم ہونے پر آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس صحابی پر ناراضگی کا اظہار فرمایا۔

اسی طرح نصاریٰ کا وفد جب نجران سے مدینہ آیا۔ تو آپ نے ان کی خاطر داری کی۔ حتےٰ کہ اپنی مسجد میں ان کو اپنے طریق پر نماز پڑھنے کی اجازت دے دی۔

## دشمنوں کے حق میں دعائے خیر

عفو و درگزر کے علاوہ کمال تو یہ ہے کہ آپ اپنے دشمنوں کے حق میں ہمیشہ دعا فرمایا کرتے تھے۔ حالانکہ دشمن کے حق میں فطرتی طور پر انسان کے اندر سے بد دعا نکلتی ہے۔ سچی بات تو یہ ہے۔ کہ اس قدر تحمل و بردباری، شفقت و مہربانی دشمنوں کے حق میں دعائے خیر اللہ تعالےٰ کے پاک اور برگزیدہ بندوں کا ہی خاصہ ہے۔ اور سرورِ دو عالم اس صفت سے سب سے زیادہ متصف تھے۔

(عطاء الرحمٰن مولوی فاضل قادیان)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تحریک جدید کے ماتحت تبلیغ بیرون ہند

# احمدیہ مشن بوڈاپسٹ (ہنگری) کی رپورٹ ماہ اپریل ۱۹۳۷ء

## سات افراد کا قبول اسلام

### تبلیغی لیکچر

اپریل کے مہینہ میں اللہ تعالےٰ نے توفیق عطا فرمائی۔ کہ میں بعض سوسائیٹیوں میں لیکچروں کا سلسلہ شروع کرسکوں۔ چنانچہ اس ماہ دو لیکچر دینے کا موقعہ میسر آیا۔ ۵ اپریل کو ہنگری کے English Speaking Circle (انگلش سپیکنگ سرکل) میں "اسلام اور عورت" کے موضوع پر لیکچر تھا۔ ایک گھنٹہ کے قریب لیکچر دیا۔ جس میں تمام دیگر مذاہب اور سوشل سسٹم میں عورت کی پوزیشن کو بیان کرتے ہوئے اسلام کی خوبی اور برتری ثابت کی۔ اور بتلایا کہ اصل صحیح مقام اور قابل عزت رتبہ عورت کو اسلام ہی نے دیا ہے۔ اس کا اثر سامعین پر بہت گہرا ہوا اور سب نے یک زبان ہو کر اسلامی تعلیم کی برتری اور فوقیت کو تسلیم کیا۔ اور کہا کہ ہم کو علم نہ تھا۔ کہ عورت کو اسلام نے ایسا اعلےٰ اور ارفع مقام دیا ہے۔ تمام غلط بیانیاں جو اسلام کے متعلق ہمارے دماغوں پر جمی ہوئی تھیں وہ دور ہوگئی ہیں۔ دوسرا لیکچر احمدیہ جماعت کے متعلق اسی سوسائٹی میں ہوا۔ جس میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی آمد کی خبر دیتے ہوئے ان کو بتلایا۔ کہ مسیح جس کا تم انتظار کر رہے ہو کہ آسمان سے نازل ہوگا وہ فوت ہوچکا۔ تمام پیشگوئیاں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے وجود میں پوری ہوگئی ہیں۔ اور آپ ہی وہ مسیح ہیں جس کی آمد کی خبر تمام انبیاء دیتے چلے آئے ہیں۔ اس کے بعد حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بعض معجزات بیان کئے۔ اور آپ کی صداقت کے دلائل دیئے۔ ان لیکچروں کے بعد اعتراضات کا موقعہ دیا۔ لیکن کسی نے بھی کوئی سوال نہ کیا۔ جس سے معلوم ہوا کہ وہ مضمون اور دلائل سے متاثر تھے۔ اور اپنے عقائد کی کمزوری کے معترف۔ اس طرح اللہ تعالےٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کی خبر لیکچروں کے ذریعہ بھی پہونچانے کی توفیق عطا فرمائی۔

### اخبارات میں احمدیت کا ذکر

اس ماہ اللہ تعالےٰ کے فضل سے بوڈاپسٹ کے تین اخبارات میں احمدیت کے متعلق مضامین اور انٹرویو شائع ہوئے ۱۴ اپریل کے اخبار "Elore" میں ایک لمبا آرٹیکل جو ۲½ کالموں کا تھا۔ احمدیہ جماعت کی تبلیغی سرگرمیوں اور عقائد کی تفصیلات کے متعلق شائع ہوا۔ اس میں دس شرائط بیعت بھی درج تھے۔ اور اس کا عنوان نہائت جلی الفاظ میں یہ تھا۔ کہ مشرق کے طاقتور خلیفہ کے مبلغین آگئے ہیں۔

اسی طرح دوسرا آرٹیکل اس جگہ کے مشہور روزنامہ پیشٹی ناپلو Pesti Naplo میں شائع ہوا۔ جس میں بوڈاپسٹ میں مسلمانوں کے مشن کی بڑھتی ہوئی ترقی کا ذکر تھا۔ مختلف ممالک میں جماعت احمدیہ کی روز افزوں ترقی۔ ان کا دوسروں کے مقابلہ میں غالب رہنا۔ غرض نہائت پر لطف پہلو سے احمدیہ جماعت کا ذکر خلاصہ کے رنگ میں شائع ہوا تیسرا مضمون اس جگہ کے ایک اخبار Az Est میں ہزایکسی لنسی پیکار جولا کے قلم سے اس عنوان کے ماتحت کہ "باتو خاں کی نسل کے ایک شخص سے دلچسپ گفتگو" شائع ہوا۔ جس میں برادرم مکرم ایاز صاحب کے ساتھ جو گفتگو انہوں نے کی تھی۔ اس کا ذکر تھا۔ اور احمدیہ جماعت کے عقائد اور تبلیغی حالات خلاصۃً دیتے ہوئے احمدیت کے ذریعہ ہنگری کے احیاء کا ذکر نہائت لطیف پیرائے میں کیا گیا۔ ان تینوں اخبارات میں احمدیت کا ذکر ہونے کی وجہ سے بعد میں کئی احباب ملاقات کو آئے۔ اور اس طرح بہت لوگوں کو تبلیغ احمدیت کرنے کا موقعہ میسر آیا۔

### نواب ذوالقدر جنگ صاحب کی آمد بوڈاپسٹ

حیدر آباد (دکن) کے وزیر انصاف نواب ذوالقدر جنگ صاحب بہادر نے کارونیشن کے سلسلہ میں لنڈن جاتے ہوئے چند روز کے لئے یہاں بھی قیام کیا۔ اخبارات میں جب ان کی آمد کی اطلاع شائع ہوئی۔ تو ان کی خدمت میں برادرم ایاز صاحب نے ایک خط لکھا۔ جس میں اس جگہ احمدیہ جماعت کی اسلامی خدمات کا مختصر ذکر کرنے کے علاوہ بعض پرچہ جات الفضل سن رائز جن میں اس جگہ کے حالات درج تھے ان کے مطالعہ کے لئے روانہ کئے۔

دوسرے روز ایاز صاحب مسٹر ارباب مصطفےٰ کی معیت میں ان کو ملنے کے لئے گئے۔ نواب صاحب موصوف نہائت خوش اخلاقی اور خندہ پیشانی سے پیش آئے۔ اور ان حالات پر جنکا مطالعہ وہ اخبارات میں کر چکے تھے۔ بہت مسرت کا اظہار فرماتے ہوئے کہنے لگے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ آپ کی جماعت اسلام کی بہترین خدمت کر رہی ہے۔ وہ پیر کا دن تھا۔ اور حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد کی تعمیل میں احباب جماعت نے روزہ رکھا ہوا تھا۔ دوپہر کے کھانے کے وقت جب انہوں نے دعوت دی۔ اور انہیں بتلایا گیا۔ کہ ہمارا روزہ ہے تو وہ بہت متعجب ہو کر پوچھنے لگے روزہ کیسا؟ انہوں نے بتلایا کہ اس طرح سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کا ارشاد ہے اور ہم تمام یہاں روزہ رکھ رہے ہیں اس پر وہ زیادہ متاثر ہوئے اور کہنے لگے۔ "اصل اسلامی روح تو واقعی آپ لوگوں میں ہے"۔ اس کے بعد بہت دیر تک سلسلہ کے دوسرے امور کے متعلق باتیں کرتے رہے۔

### جماعت احمدیہ کا یوم التبلیغ

اس ماہ کی چار تاریخ کو یوم التبلیغ تھا۔ احباب جماعت کو ہفتہ کے دن ہفتہ واری اجلاس میں اسکی اطلاع کر دی گئی تھی۔ کئی احباب نے تو اسی روز شام کے بعد سے تبلیغ کرنے کا ارادہ کر لیا اور رات کو سوسائٹی میں جا کر تبلیغ کی۔ چنانچہ ہمارے بھائی ارباب مصطفےٰ ایک سوسائٹی میں گئے۔ جہاں متعدد احباب کو احمدیت کا پیغام پہونچایا۔ یہ بھائی سلسلہ کے لئے نہائت اخلاص اور غیرت رکھتے ہیں۔

یوم التبلیغ کو احباب جماعت نے اپنی اپنی استطاعت کے مطابق دوسروں تک پیغام احمدیت پہونچایا۔ بعض نے اپنے دوستوں کے گھروں پر جا کر ان کو تبلیغ کی۔ بعض نے سوسائیٹیوں میں شامل ہو کر حق تبلیغ ادا کیا۔ غرض جس طرح بھی ممکن تھا انہوں نے اس میں حصہ لیا۔ مزدور پیشہ احباب نے مزدوری کرتے ہوئے بھی دوسروں تک حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعثت کی خبر پہونچائی۔ اور اس طرح اپنے آقا اور امام حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے ارشاد پر عمل کیا۔

387

Digitized by Khilafat Library Rabwah

## انفرادی تبلیغ

سوسائیٹیوں میں شمولیت کے علاوہ ایسے لوگوں کو جو احمدیت میں دلچسپی کا اظہار کریں یا دوستانہ تعلقات کا اظہار کریں۔ اپنے ہاں دعوت دے کر احمدیت کی تبلیغ زیادہ کوشش سے کی جاتی ہے۔ چنانچہ اس ماہ میں بہت سے احباب کو اس طرح تبلیغ کرنے اور اسلام کی تعلیم کی خوبیوں سے آگاہ کرنے کا موقعہ میسر آیا۔ ایک نوجوان Koraes Sandor کو تبلیغ کی گئی۔ تحفہ شہزادہ ویلز اور ہنگری زبان میں کسی قدر لٹریچر دیا۔ اور وہ احمدیت کی صداقت کا قائل ہو گیا۔ مگر کہنے لگا۔ میں ابھی طالب علم ہوں اس لئے احمدیت کا اعلان نہیں کر سکتا۔ جب آزاد ہو جاؤں گا۔ تو اسلام قبول کر لوں گا۔

## ایک دعوت کے موقعہ پر تبلیغ

اس جگہ کے ایک معزز گھرانے Farkas Regy کے ہاں ایک دعوت کے موقعہ پر مدعو کیا گیا۔ اس سے قبل بھی اس جگہ کئی دفعہ جانے کا اتفاق ہوا۔ کیونکہ اس جگہ ہنگری کے معزز ترین طبقہ کے لوگوں سے ملاقات اور تبلیغ کا موقعہ میسر آ جاتا ہے۔ چنانچہ اس ماہ میں جو دعوت تھی۔ اس موقعہ پر بھی بہت اعلےٰ طبقہ کے لوگ اور حکومت کے افسران تک مدعو تھے۔ برادرم آیاز صاحب نے ہنگری زبان میں حضرت مسیحؑ کے صلیب پر فوت نہ ہونے کا واقعہ بیان کیا۔ جس نے سب کو ورطہ حیرت میں ڈال دیا۔ ایک جرنیل کو جن کا نام Hedvey Aurel ہے۔ میں نے بھی انگریزی میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی آمد کی خبر دی۔ اور تبلیغ کی۔

## برادرم آیاز صاحب کی روانگی

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی طرف سے احکام وصول ہونے پر ہمارے مجاہد بھائی برادرم چوہدری حاجی احمد خان صاحب ایاز اشاعت اسلام اور تبلیغ احمدیت کے لئے پولینڈ روانہ ہو گئے۔ ۲۲ اپریل ۱۹۳۷ء کو صبح ۷ بجے کی گاڑی سے خاکسار نے برادرم مصطفیٰ ابدان اور حمید فودر کی معیت میں بوڈاپسٹ مشرقی سٹیشن پر ان کو الوداع کہا۔

## تربیت جماعت

اللہ تعالیٰ کے فضل سے احباب جماعت دلچسپی کے ساتھ سلسلہ کی تعلیمات اخذ کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ ہفتہ واری اجلاسوں میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تحریرات کے تراجم سنائے جاتے ہیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے درس قرآن سے نوٹ لے کر ان کی تفسیر احباب جماعت تک پہنچائی جاتی ہے۔ مسٹر Kalaman Hirza اور Olban Mustafa اور جعفر Sárándi نے اس ماہ میں نہایت قیمتی مضامین احباب جماعت تک پہنچائے بعض ان کے اپنے لکھے ہوئے تھے بعض حضرت اقدس کے مضامین کے تراجم تھے۔ اس طرح نئے نئے داخل سلسلہ ہونے والوں کو روحانی غذا بھی میسر آتی رہتی ہے۔ ہمارے بھائی مولوی محمد اسماعیل صاحب سابق نائب مفتی ہنگری۔ نہایت اخلاص کے ساتھ جلسوں میں شامل ہو کر خود مضامین تیار کر کے باقاعدہ پڑھتے ہیں۔ یہ بھائی جب سے داخل سلسلہ ہوئے ہیں۔ نہایت ہی اخلاص اور عقیدت کا اظہار کر رہے ہیں۔ ان کی صحت گذشتہ دنوں سے خراب ہے۔ جماعت کے مخلص احباب سے التماس ہے۔ کہ وہ ان کی صحت کے لئے دعا کریں۔

احباب جماعت نمازوں کے سیکھنے اور اسی طرح قاعدہ یسرنا القرآن کے اسباق لینے میں نہایت دلچسپی لے رہے ہیں۔ امید ہے۔ کہ ان میں بہت سارے دوست بہت جلد قرآن کریم پڑھنا سیکھ لیں گے۔ سلسلہ کے ساتھ عقیدت اور قرآن کریم پڑھنے کی تڑپ قریباً قریباً ہر شخص کے دل میں ہے۔

ہمارے ایک دوست برادرم اختر علاوہ یسرنا القرآن کے اسباق لینے کے غیر مذاہب کی تردید میں دلائل نوٹ کرتے رہتے ہیں۔ نماز وغیرہ کے مسائل پر عبور حاصل کر چکے ہیں۔ اور ان کی خواہش ہے۔ کہ کچھ عرصہ بعد Holland جا کر سلسلہ کی خدمت کریں۔ دو ماہ تک وہ ہالینڈ جانے کا ارادہ رکھتے ہیں۔ اور ان کی دلی خواہش ہے۔ کہ احمدیت کی اشاعت کا کام کریں۔ میں حتی المقدور ان کی تعلیم و تربیت کا خیال رکھتا ہوں۔

## خطوط اور ڈاک

عرصہ زیر رپورٹ میں ۱۹۳ خطوط لکھے گئے۔ مختلف احباب تک سن رائز اور مسلم ٹائمز کے پرچہ جات بھی روانہ کئے گئے۔ اس طرح ہنگری کے ایک بہت وسیع حلقہ میں احمدیت کا پیغام پہنچانے کا موقعہ میسر آیا۔ واقفیت اللہ تعالےٰ کے فضل سے بڑھ رہی ہے اور لوگ اسلام اور احمدیت سے دلچسپی کا اظہار کر رہے ہیں۔

## قبول احمدیت

ماہ اپریل میں سات افراد داخل سلسلہ ہوئے۔ یوم التبلیغ کے موقعہ پر Rózsás Jusuf اور Jakub Jusuf دو بھائی داخل سلسلہ ہوئے۔ اس کے چند روز بعد Rózsás Jusuf نے اپنی اہلیہ اور خوشدامن کو تبلیغ کی اور اسلامی لٹریچر پڑھنے کے لئے دیا۔ چنانچہ ہر دو احمدیت میں داخل ہو گئی ہیں یہ خاندان اللہ تعالےٰ کے فضل سے نہایت اخلاص کے ساتھ احمدیت قبول کر رہا ہے۔ بلکہ مسٹر یوسف کی خوشدامن Klaesmany Mariam جو بہت بوڑھی ہیں۔ انہوں نے کہا کہ میرے پانچ لڑکے ہیں۔ ان سے بھی میں کہونگی کہ مسلمان ہو جائیں۔

ایک اور خاتون جن کا نام Gyolke ہے۔ اور اسلامی نام ممتاز Ilham رکھا گیا۔ اس ماہ داخل سلسلہ ہوئیں یہ ایک نہایت نیک دل خاتون ہے۔ اور اسلام کی خوبی اور برتری کی معترف شروع سے ہی تھی۔ اس نے نماز تمام کی تمام سیکھ لی ہے۔ اس کے علاوہ دو اور احباب Goltyan Bélal Szantho Latif داخل سلسلہ ہوئے

خاکسار: محمد ابراہیم ناصر بی۔ اے
انچارج احمدیہ مشن بوڈاپسٹ

## شادی و شکرانہ فنڈ کی وصولی

مجلس مشاورت مارچ ۱۹۳۷ء میں منجملہ اور تجاویز کے جن سے صدر انجمن کی آمد کو بڑھانا مقصود تھا۔ ایک یہ تجویز تھی۔ کہ چونکہ خوشی کی تقاریب پر مثلاً نکاح۔ شادی۔ ولیمہ کے موقع پر کوئی امتحان پاس کرنے پر بچوں کی ولادت پر یا کسی اچھی ملازمت کے ملنے پر یا ترقی تنخواہ کے موقعہ پر ہر شخص خوشی سے کچھ نہ کچھ رقم فی سبیل اللہ دینے کو تیار رہتا ہے۔ اس لئے ایسے موقعوں سے فائدہ اٹھاتے ہوئے احباب جماعت سے شادی اور شکرانہ فنڈ میں روپیہ وصول کیا جایا کرے۔ تمام عہدہ داران جماعت ہائے احمدیہ سے توقع کی جاتی ہے۔ کہ وہ اپنے اپنے مقام پر اس قسم کی خوشی کے مواقع پر شادی اور شکرانہ فنڈ حسب حیثیت وصول کر کے جمع شدہ رقم کو مرکز میں روانہ فرمایا کریں۔

اگر اس کام کے لئے چندوں کے محصل کے علاوہ اور کوئی موزوں دوست متعین ہوں۔ تو غالباً یہ زیادہ مفید ہوگا۔

ناظر بیت المال قادیان

## تبلیغ کیلئے سائیکلوں کی ضرورت

نظارت دعوۃ و تبلیغ کو بعض تبلیغی ضروریات کے ماتحت کچھ بائیسکلوں کی ضرورت ہے اگر احباب سلسلہ میں سے کوئی صاحب پرانا اور استعمال شدہ بائیسکل دے سکتے ہوں۔ تو عطیہ ہذا کو دیکر ثواب حاصل کریں۔ اس سے تبلیغی دوروں وغیرہ کا کام لیا جائے گا۔ ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

# جماعت احمدیہ کے مقابلہ میں احرار کو اپنی شکست کا اقرار

ابھی کوئی زیادہ دن نہیں گذرے جبکہ احرار نہایت جسارت اور بے باکی سے کہتے پھرتے تھے۔ کہ ہم احمدیت کو چند ماہ کے اندر اندر کچل کر رکھدیں گے قادیان کی اینٹ سے اینٹ بجادیں گے اور کسی احمدی کے لئے کسی جگہ سر چھپانے کو جگہ نہ رہیگی۔ مگر کیا احرار کی یہ تمنائیں پوری ہوئیں۔ ان کا پورا ہونا تو الگ رہا خدا تعالےٰ نے جماعت احمدیہ کو دن دگنی اور رات چوگنی ترقی دی۔ اور مجلس احرار کی امیدیں حسرتوں میں مبدل ہو کر رہ گئیں۔ ہر گام اور ہر مقام پر ان کو شکست ہوئی۔ خدا تعالےٰ نے ہر جگہ انہیں ذلیل و رسوا کیا۔ اور دنیا کو دکھا دیا۔ کہ اس نے حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ کی زبان مبارک پر جو یہ الفاظ جاری فرمائے تھے۔ کہ ؎

دیکھ لینا ان کی امیدیں بنینگی حسرتیں
اک پریشاں خواب نکلے گا یہ خواب زندگی

حرف بحرف پورے ہو گئے۔

اس وقت مجاہد ۱۰ رمئی ۱۹۳۶ء کا پرچہ میرے سامنے ہے۔ جس میں احرار کے ڈکٹیٹر چوہدری افضل حق صاحب نے امرتسر کی پراونشل احرار کانفرنس میں اپنا ایک خواب پیش کیا ہے۔ اور یہ پروگرام بیان کیا ہے۔ کہ جب ہم اسمبلی پر قابض ہو جائیں گے تو یہ کریں گے اور وہ کرینگے۔ ہم قلیل تنخواہ پر گذارہ کرینگے۔ ملک کی کایا پلٹ دینگے۔ وغیرہ وغیرہ۔ اس کے مقابلہ میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے فرمایا

"میں دیکھتا ہوں کہ زمین احرار کے پاؤں سے نکل گئی ہے"

یہ اس وقت فرمایا۔ کہ جبکہ احرار کا عروج تھا۔ مجلس احرار نے نہ سنا۔ اور ہنس دی۔ مگر وہی ہوا۔ جو خدا تعالےٰ کے محبوب نے فرمایا تھا۔ فی الواقعہ احرار کے پاؤں تلے سے زمین نکل گئی۔ ان کے یگانے بیگانے ہو گئے۔ ان کی حالت غیر ہوئی۔ اور وہ اسمبلی میں اپنی اکثریت کا خواب دیکھنے والے ہاتھ مَلتے رہ گئے اور کچھ بنائے نہ بنی۔ ان کی امیدوں کو حسرتوں کا جامہ پہننا پڑا۔ احرار کے پاؤں تلے کی زمین کیا تھی۔ عام لوگوں کے جذبات اور ان کے خیالات تھے۔ ہاں وہ جذبات جو انہوں نے جماعت احمدیہ کے خلاف بھڑکائے تھے۔ چنانچہ مظہر علی صاحب نے اپنے ایک شائع شدہ مکتوب میں لکھا ہے کہ احمدیوں کے خلاف لکھکر ہم مسلمانوں سے جو چاہیں منوا سکتے ہیں۔ مگر احرار نے دیکھ لیا کہ ان کا یہ حربہ بالکل بیکار ہو گیا۔ اور مسلمانوں نے ان کے ساتھ وہی سلوک کیا۔ جس کے وہ مستحق تھے۔ اور اب وہ اپنی ناکامی و نامرادی کا کھلے الفاظ میں اعتراف کر رہے ہیں:۔

۲۱، ۲۲، ۲۳ مئی ۱۹۳۷ء کو ملتان میں پراونشل احرار کانفرنس منعقد ہوئی جس میں چھوٹے اور بڑے احرار جمع ہوئے۔ لائل پور شہر کے وکیل میر عبد القیوم صاحب لائل پور کی مجلس احرار کے صدر کے بیٹے نے اس کانفرنس میں جو خطبہ پڑھا وہ کیا ہے۔ اپنی شکست کا اعتراف اس کے ہر لفظ سے حسرت اور ناکامی ٹپک رہی ہے۔ اس کا ہر حرف یاس اور مایوسی کی زندہ مثال ہے۔ ان لیڈروں کے سامنے نہایت ہی مایوسانہ انداز میں میر صاحب نے خطبہ استقبالیہ پڑھا۔ اس کے چند اقتباسات پیش کرتا ہوں۔ تا احرار کے اپنے منہ سے اپنی شکست کا اعتراف ہر صاحب کو معلوم ہو جائے۔ اور پتہ لگ جائے کہ ؎

دیکھ لینا ان کی امیدیں بنینگی حسرتیں
اک پریشاں خواب نکلے گا یہ خواب زندگی

کس طرح پورا ہوا۔

اسمبلی میں شکست کا رونا روتے ہوئے لکھا ہے۔

"پنجاب اسمبلی کے گذشتہ انتخابات میں ہمیں جو شکست ہوئی۔ اس کے کئی اسباب ہیں۔ بیرونی اسباب میں سے شہید گنج کا سیلاب عظیم۔ حکومت کی پوری مادی طاقت اور عوام کی جہالت خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔" صلہ

یہ صاف الفاظ میں اعتراف شکست ہے۔ جس کی مزید تشریح میں لکھا ہے۔

"مگر اس کے اندرونی اسباب بھی ہیں۔ سب سے پہلے میری رائے میں اس کا ذمہ وار وہ مذہبی تعصب ہے۔ جو ہم نے گذشتہ تین سالوں میں مسلمانوں میں پیدا کیا۔ سیاسی اور اقتصادی مسائل کو چھوڑ کر ہمارے رہنما مذہبی اختلاف پر زور دیتے رہے" صلہ

اس کے متعلق ہم صرف اتنا پوچھتے ہیں ؎

پہلے ہی کیوں داغ اتنی پی گئے فرمایئے
ہر پکر کراب جو ہے فریاد میرا سر گیا

گویا جماعت احمدیہ کے خلاف بوئے ہوئے کانٹے لیڈران احرار کے پاؤں میں ہی چبھے۔ اور ان کو اعتراف ہے۔ کہ انہوں نے اپنے پاؤں پر خود کلہاڑی ماری وہ پارٹی جس کی سرشت میں احمدیہ جماعت کی مخالفت تھی۔ اور جس کے شیعہ سکرٹری جماعت احمدیہ کی مخالفت کو لوگوں کے خیالات اپنی طرف منعطف کرنے کا حربہ کہتے تھے۔ آج یہ تسلیم کرنے پر مجبور ہو گئی۔ کہ یہ نظریہ غلط تھا۔ انہوں نے جو تعصب پیدا کیا۔ اس کی سزا آج بھگت رہے ہیں۔ پس احرار کو جماعت احمدیہ کے خلاف تعصب پیدا کرنے کا بالفاظ ان کے کیا نتیجہ ملا۔ "پنجاب اسمبلی میں شکست"

آگے چل کر لکھتے ہیں:۔

"اس میں شک نہیں۔ کہ قادیانیت واقعی مسلمانوں کے لئے ایک فتنہ ہے مگر یہ علم النفسیات کا ایک اہم مسئلہ ہے۔ کہ عوام کے جذبات کو ابھار کر انہیں استعمال میں نہ لا سکنے سے جو ردعمل ہوتا ہے۔ اس کا اثر خود ان جذبات کے ابھارنے والوں پر پڑتا ہے۔ دوران جنگ میں اگر کوئی جرنیل اپنی فوج کو مشتعل کر کے جنگ نہ کرے۔ یا منزل مقصود تک نہ لے جا سکے۔ تو وہی قوم اس کے قتل پر آمادہ ہو جاتی ہے۔ بالکل یہی حالت ہماری ہوئی۔ ہم نے مسلمانوں میں ایک جہاد کی صورت پیدا کر دی۔ پنجاب کا کوئی قصبہ نہیں۔ جہاں پر تبلیغی کانفرنس نہ کی گئی ہو۔ اور صوبہ بھر میں ایک ہیجان نہ پیدا ہو گیا ہو۔" صلہ ع

چوں قضا آید طبیب ابلہ شود

ایسے ہی موقع پر کہتے ہیں۔ عوام میں شورش پیدا کر دینا فتنہ و فساد کھڑا کر دینا کوئی بڑی بات نہیں۔ دیکھنا یہ ہے۔ کہ شورش پیدا کرنے والوں کو کیا حاصل ہوا۔ اگر باوجود پورے ساز و سامان کے سوائے ذلت و ناکامی رسوائی و خجالت کچھ ہاتھ نہیں آیا۔ تو صاف ظاہر ہے۔ کہ یہ غیر معمولی نتیجہ ہے۔ اور اس بات کا ثبوت کہ جس سے ٹکر سمجھکر ٹکر لگائی گئی۔ اسے خدا تعالےٰ کی خاص تائید حاصل ہے۔

پھر لکھا ہے:۔

"نفسیاتی طور پر چونکہ انسانی دماغ ہیجان کا متحمل دیر تک نہیں رہ سکتا۔ اس لئے لوگوں کی طبیعتیں اس طرف سے مایوس ہونے لگیں۔ اور اس کا ردعمل شروع ہوا۔ عین اس وقت کسی نہایت ہی معاملہ فہم زیرک اور سیاسی فتنہ ساز نے شہید گنج کی تجویز سوچی۔ اور پھر اس کے بعد جو کچھ ہوا وہ آپ سب جانتے ہیں۔ یہ اور بات ہے۔ کہ اب اس تحریک کے بانی لیڈر بھی اس ردعمل کا شکار ہو رہے ہیں۔ اور ان میں اب بھاگڑ پڑی ہوئی ہے۔ مگر وہ تو بھلا ایک وقتی سلسلہ تھا اصل مقصد تو احرار کو نقصان پہنچانا تھا۔ سو ہو گیا۔" صلہ

مزید لکھا ہے:۔

"ہماری ناکامی کی ایک اور وجہ ہماری دیہات سے بے تعلقی ہے۔ ہمارے تمام جلسے شہروں یا قصبوں میں ہوتے

388

Digitized by Khilafat Library Rabwah

# حیاتِ مسیحؑ کے ثبوت میں اخبار ”زمیندار“ کی ایک فرسودہ دلیل

## ”زمیندار“ کی ناکام سعی

اخبار زمیندار ۱۳ جون میں ایک مضمون شائع ہوا ہے۔ جس میں یہ ثابت کرنے کی ناکام کوشش کی گئی ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السّلام آسمان پر دو ہزار سال سے بجسد عنصری زندہ موجود ہیں۔ اور یہ کہ وہ آئندہ کسی زمانہ میں اپنے منصب رسولاً الیٰ بنی اسرائیل کے خلاف امت محمدیہ کی اصلاح کے لئے تشریف لائیں گے۔

پھر اسی ضمن میں قرآن کریم کی آیت فاغسلوا وجوھکم وایدیکم الی المرافق پیش کر کے لکھا ہے:-

” اگر و عطف سے حادثات کا بالترتیب واقع ہونا مان لیا جائے تو پھر مرزائی وضو کرتے وقت پہلے ہاتھ کیوں دھوتے ہیں۔ انہیں تو پہلے منہ دھونا چاہیئے۔ اور پھر بعد میں ہاتھ “

حالانکہ پوری آیت کا ترجمہ یہ ہے کہ ”دھولو اپنے چہروں کو اور کہنیوں تک ہاتھوں کو“۔ یہاں منہ دھونے کے بعد صرف ہاتھوں کے دھونے کا ذکر نہیں۔ بلکہ کہنیوں تک ہاتھوں کے دھونے کا حکم ہے۔ اسی وجہ سے ہم وضو کرتے وقت پہلے منہ دھوتے ہیں۔ اور پھر بعد میں کہنیوں تک ہاتھ دھوتے ہیں۔ منہ دھونے سے پہلے جو صرف ہاتھ دھوئے جاتے ہیں۔ وہ بھی منہ دھونے کے عمل کا ایک حصہ ہی ہیں۔ طبعی طور پر منہ دھونے سے پہلے انسان اپنے ہاتھوں کو دھو لیتا ہے۔ چنانچہ جس وقت کوئی شخص وضو نہیں کر رہا ہوتا۔ بلکہ صرف منہ دھو رہا ہوتا ہے۔ تو بھی پہلے ہاتھوں کو ضرور دھو لیتا ہے۔

## تطہیر کے معنے

اس کے بعد مضمون نویس نے قرآن کریم کی آیت یا عیسیٰ انی متوفیک ورافعک الیّ و مطھرک من الذین کفروا وجاعل الذین اتبعوک فوق الذین کفروا الی یوم القیامۃ کے ان معنوں پر جو ہماری طرف سے پیش کئے جاتے ہیں۔ بعض اعتراضات کئے ہیں۔ اور یہ ثابت کرنے کی بے سود کوشش کی ہے۔ کہ یہاں و عطف سے بالترتیب یکے بعد دیگرے امور کا واقع ہونا مراد نہیں۔

چنانچہ لکھتے ہیں:-

” اللہ تعالےٰ نے جہاں کہیں بھی اپنے بندوں کو پاک کرنے کے لئے لفظ طہر استعمال کیا ہے۔ اس سے مراد دلی گندگی کے پاک کرنے کی ہے۔ نہ کہ بیرونی جسم کی ...... کون نہیں جانتا کہ نبی پاک ہوا کرتے ہیں۔ اگر مرزا (علیہ السّلام) کے خیال کے مطابق و عطف سے حادثات کا بالترتیب ہونا مان لیا جائے۔ تو پھر نعوذ باللہ یہ بھی ماننا پڑے گا۔ کہ حضرت عیسیٰ دنیا میں ناپاک تھے۔ اور اللہ تعالےٰ انہیں آسمان پر اٹھانے کے بعد پاک کرے گا۔ یعنی نبی بنائے گا“

مولوی صاحب کے اس اعتراض کی بنیاد اس بات پر ہے۔ کہ ان کے نزدیک تطھر سے مراد دلی گندگی سے پاک کرنا ہے۔ لیکن انہوں نے اتنا نہ سوچا کہ اس فقرے کے معنی کیا بنیں گے کہ میں تیرے دل کی گندگی کو پاک کروں گا کافروں سے۔ کم از کم ہماری سمجھ میں تو اس فقرے کے کوئی معنے نہیں آتے۔ اگر مولوی صاحب کے نزدیک اس کے کوئی معنے ہوں تو ہمیں بتائیں۔

## الزامات سے بریت

درحقیقت ہم اس آیت کے یہ معنے ہرگز نہیں کرتے۔ کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام دنیا میں نعوذ باللہ ناپاک تھے۔ بعد میں اللہ تعالےٰ نے انہیں پاک کیا۔ بلکہ ہم یہ کہتے ہیں۔ کہ حضرت عیسیٰ علیہ السّلام کو جن شرمناک الزامات کا نشانہ کفار کی طرف سے بنایا جا رہا تھا اللہ تعالےٰ نے ان الزامات سے آپ کی بریت ثابت کی۔ اور اگر بفرض محال من الذین کفروا کے الفاظ نظر انداز بھی کر دئے جائیں۔ تو مطھرک کے معنی معترض کے نزدیک یہ ہونگے کہ ”میں تیرے دل کو گندگی سے پاک کروں گا“۔ مگر کیا اس کا صریح مطلب یہ نہیں ہوگا۔ کہ ایک وقت ایسا بھی تھا۔ جبکہ حضرت عیسیٰ علیہ السّلام کے دل پر نعوذ باللہ گندگی کا اثر تھا اور کیا خدا کے ایک برگزیدہ نبی پر اس قسم کا الزام لگانا انتہائی بیباکی نہیں۔

## ان من اھل الکتاب الا لیومنن بہ کا مفہوم

مولوی صاحب کے اس اعتراض کا رد کرنے کے بعد اب میں اس دلیل کو لیتا ہوں۔ جو انہوں نے بڑے شد و مد کے ساتھ حیات مسیح ثابت کرنے کے لئے پیش کی ہے۔ آپ قرآن کریم کی آیت وان من اھل الکتاب الا لیومنن بہ قبل موتہ پیش کرنے کے بعد لکھتے ہیں:

”جبکہ حضرت عیسیٰ پر سب اہلِ کتاب آپ کی وفات سے قبل ایمان لے آئیں گے۔ جو ابھی تک نہیں ہوا۔ پھر ہم کس طرح کہہ سکتے ہیں۔ کہ وہ فوت ہو گئے اور اب نہیں آئیں گے“۔

گویا مولوی صاحب کے نزدیک

(۱) تمام اہلِ کتاب یعنی یہودی آپ کی وفات سے پیشتر آپ پر ایمان لے آئیں گے۔ اور

(۲) یہ کہ آپ کی وفات کے بعد دنیا میں آپ کی نبوت سے انکار کرنیوالا کوئی شخص نہیں رہے گا۔

## غلط نتائج

جب ہم ان دونوں امور پر غور کرتے ہیں۔ تو معلوم ہوتا ہے۔ کہ پہلا تو اس لئے غلط ہے۔ کہ حضرت عیسیٰ علیہ السّلام کی دوبارہ آمد سے پیشتر لاکھوں۔ کروڑوں یہودی آپ پر ایمان لائے بغیر مر چکے ہیں۔ پس یہ کہنا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی وفات سے پیشتر تمام لوگ آپ پر ایمان لے آئیں گے۔ بالبداہت غلط ہے۔ اسی طرح دوسرا نتیجہ بھی قرآن کریم کے صریح خلاف ہے۔ کیونکہ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے وجاعل الذین اتبعوک فوق الذین کفروا الی یوم القیامۃ کہ میں تیرے ماننے والوں کو تیرے انکار کرنے والوں پر قیامت تک غالب رکھوں گا۔ گویا مومن و منکر قیامت تک رہیں گے۔ لیکن ثانی الذکر نتیجہ کو تسلیم کر لینے کی صورت میں کوئی منکر نہیں رہ سکتا۔

## اصل مطلب

اصل میں اس آیت سے پہلے بھی یہود کی برائیوں کا ذکر ہے۔ اور بعد میں بھی برائیوں ہی کا ذکر ہے۔ اور یہ نہیں ہو سکتا۔ کہ پہلے اور پیچھے یہود کی بُرائیاں بیان کی جائیں۔ اور درمیان میں ان کی ایک خوبی بیان کر دی جائے یہ بھی ان کی ایک برائی ہے۔ جس کا ان الفاظ میں اللہ تعالےٰ نے ذکر کیا اور مفہوم اس کا یہ ہے۔ کہ ہر یہودی اپنی موت سے پہلے اس بات پر ایمان رکھتا ہے۔ کہ انہوں نے حضرت عیسیٰ علیہ السّلام کو قتل کر دیا۔ حالانکہ وہ صلیبی موت سے محفوظ رہے تھے۔

پس حیات مسیح کے ثبوت میں زمیندار نے جو دلیل پیش کی ہے۔ وہ بالکل باطل ہے۔ اور اس سے ثابت ہو رہا ہے۔ کہ قائلین حیات مسیح کے پاس اپنے دعویٰ کو ثابت کرنے کے لئے کوئی دلیل نہیں۔

خاکسار

رفیع الزمان - قادیان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

# پونچھ میں شورش کے متعلق حکومت کشمیر کا اعلان

سری نگر ۱۴ رجون۔ حکومت کشمیر نے مندرجہ ذیل سرکاری اعلان شائع کیا ہے ۹ رجون کو پونچھ جیل کے محبوسین نے ہڑتال کردی تھی۔ انہوں نے اندر سے جیل کے دروازے بند کرکے اندر سے نعرے لگانے شروع کردیئے تھے۔ اس کے ساتھ ہی انہوں نے کھانا کھانے یا کام کرنے سے انکار کردیا تھا۔ مسلمان محبوسین کا بیان تھا کہ سپرنٹنڈنٹ جیل نے ۸ رجون کو جیل کا معائنہ کرتے ہوئے قرآن کریم کی بےحرمتی کی تھی۔ ہندو محبوسین نے بھی یہی بیان کیا تھا۔ کہ سپرنٹنڈنٹ نے ان کی مذہبی کتاب کی بےحرمتی کی ہے۔ پبلک کو اس ہڑتال کے متعلق دوپہر کے وقت علم ہوا۔ چنانچہ مسلمانوں کی بہت بڑی تعداد جیل کے باہر جمع ہوگئی۔ اور اس نے مظاہرہ کرنا شروع کردیا اسی شام کو مسلمانوں کا ایک ہجوم راجہ صاحب کی موٹر کے سامنے کھڑا ہوگیا۔ اور اس نے راجہ صاحب کی موٹر کو پھوارا باغ کے قریب ٹھہرا کر مظاہرہ کرنا شروع کردیا۔ تمام مظاہرین کے سر ننگے تھے۔ ان کا مطالبہ یہ تھا۔ کہ سپرنٹنڈنٹ کے اقدام کے متعلق باقاعدہ تحقیق کی جائے۔ اور تحقیق ہونے تک اسے ملازمت سے معطل کردیا جائے۔ راجہ صاحب بھی تحقیقات کے متعلق رضامند ہوگئے۔ اور انہوں نے حکم دیا۔ کہ تحقیقات کے نتیجہ تک سپرنٹنڈنٹ کو ملازمت سے معطل کردیا جائے۔ راجہ صاحب کے ان احکام کے بعد قیدیوں کو ہڑتال ترک کرنے کی ترغیب دی گئی۔ چنانچہ ۱۰ رجون کی صبح کو ہڑتال کا خاتمہ ہوگیا شہر کے ہندوؤں اور سکھوں نے راجہ صاحب کے اس حکم کے خلاف احتجاج کیا۔ اور مطالبہ کیا کہ سپرنٹنڈنٹ کو تحقیقات کے نتیجہ سے پہلے معطل نہیں کرنا چاہیئے۔

ہندو اور سکھ ہڑتال کررہے ہیں۔ حکومت نے احتیاط کے دامن کو ہاتھ سے نہ چھوڑتے ہوئے کوٹلی سے پونچھ کی طرف دو پلٹنیں بھیج دی ہیں۔ بریگیڈیئر سکاٹ رئیس ارکان حربیہ اور کرنل راجندر سنگھ بھی پونچھ چلے گئے ہیں۔

# شہر سیالکوٹ کے خریداران الفضل توجہ کریں

شہر سیالکوٹ کے خریداران الفضل (معہ کچہریاں) کی خدمت میں گذارش ہے۔ کہ جن دوستوں نے میرے ذریعے سے اپنے نام الفضل جاری کرایا ہوا ہے۔ ان سب کا چندہ ۲۰ ر اور ۳۰ رجون کے درمیان ختم ہے۔ لہذا خرچ وی پی سے بچنے کے لئے بہتر ہے۔ کہ وہ اپنا اپنا چندہ زیادہ سے زیادہ مقدار میں ۲۵ رجون سے پہلے پہلے مقامی محاسب کے پاس جمع کرادیں اور رسید اور کتاب کے نمبر و مقدار چندہ جو درج کرایا گیا ہو۔ اس کی اطلاع مینیجر صاحب الفضل کو بذریعہ خط دے دیں۔ تاکہ چندہ کے اندراج کی خبر موصول ہونے پر اخبار جاری رکھا جائے۔

ورنہ اگر کسی دوست کی طرف سے کوئی اطلاع نہ آئی۔ تو ۲۵ ر جون کو اس کے نام -/۱۲/ ۳ کا وی پی ڈاک خانہ میں دے دیا جائے گا۔ لہذا بہتر ہے۔ کہ بہت جلد چندہ جمع کرا کے دفتر کو اطلاع دے دی جائے۔

محمد ممتاز صحرائی

# مدیر "احسان" اور حکومت افغانستان

مولانا مرتضیٰ احمد خان میکش نے جب سے روزنامہ "احسان" لاہور کی عنان ادارت سنبھالی ہے۔ انہوں نے افغانستان کو بدنام کرنا اور اسے دھمکیاں دینا اپنا نصب العین بنا لیا ہے۔

مولانا میکش نے پچھلے دنوں ایک نوٹ "حکومت افغانستان کی بزدلی" کے عنوان سے لکھا تھا۔ جس میں یہ ظاہر کیا تھا۔ کہ حکومت افغانستان نے سرحد کے غیر مصافی باشندوں کو اپنے ملک میں پناہ دینے سے انکار کردیا ہے۔ اور فرامین جاری کردیئے ہیں۔ کہ کوئی شخص ان مصیبت زدگان کو اپنے علاقہ میں داخل نہ ہونے دے۔ میں نے اس کے جواب میں لکھا تھا۔ کہ کسی ایسے فرمان کی نقل شائع کی جائے۔ یا کوئی ثبوت بہم پہنچایا جائے۔ کہ حکومت افغانستان نے ایسا کیا۔

اب بجائے اس کے کہ مولانا میکش کوئی معقول جواب دیتے۔ انہوں نے پھر اسی عنوان سے ایک اور نوٹ لکھا ہے۔ جس میں پہلے سے بھی زیادہ غیر معقولیت کا ثبوت دیا ہے۔ یعنی لکھا ہے۔ کہ ایک غیر ذمہ دار اور نقاب پوش افغان کی باتوں کو کوئی اہمیت نہیں دی جاسکتی۔ گویا ان کے خیال میں سوال شخصیتوں کا ہے۔ نہ کہ حقایق کا۔

مولانا صاحب! شخصیتوں کو چھوڑیئے اور حقایق کی طرف آئیے۔ آپ کہتے ہیں۔ کہ حکومت افغانستان نے غیر مصافی باشندگان سرحد پر پناہ کے دروازے بند کردیئے ہیں۔ میں کہتا ہوں۔ کہ یہ غلط بیانی ہے۔ دروغ بافی ہے افترا ہے۔ آپ اس دروغ بےحقیقت کو سچ ثابت کیجئے۔ اور کسی فرمان کی نقل شائع کیجئے۔ یا کوئی ایسی ٹھوس دلیل پیش کیجئے۔ جس سے آپ کا دعویٰ صحیح ثابت ہوسکے۔ اس کے جواب میں آپ کہتے ہیں کہ اگر یہ صحیح نہیں۔ تو قونصل عمومی افغانستان متعینہ ہند ایک اعلان شائع کرے۔ کہ پناہ گزینوں کے لئے افغانستان کا دروازہ کھلا ہے۔ لیکن حضرت یہ کہاں کا طریق استدلال ہے؟ پہلے آپ نے حکومت افغانستان پر ایک الزام لگا کر پہل کی ہے۔ اور اس کا ابھی فیصلہ ہی نہیں ہوا۔ کہ آپ دوسری بات پیش کررہے ہیں۔ حالانکہ علم مناظرہ اور منطق کی رو سے لازم ہے کہ پہلے اپنے الزام کو صحیح ثابت کرنے کی کوشش کریں۔ اور جب یہ صحیح ثابت ہوجائے۔ تو قونصل خانہ افغانستان کو اس کی تردید یا تائید کے متعلق لب کشائی کرنے کے متعلق کہا جائے۔

میں پھر کہتا ہوں اور بڑے دعوے سے کہتا ہوں کہ حکومت افغانستان نے کوئی ایسا فرمان جاری نہیں کیا جس میں غیر مصافی باشندگان سرحد کو افغانستان میں داخل ہونے سے روکا گیا ہو۔ آپ حکومت افغانستان کے خلاف بےجا زہر اگل رہے ہیں اور غلط فہمیاں پھیلا کر ہندوستانیوں کو حکومت افغانستان کے خلاف بھڑکانا چاہتے ہیں۔ آپ کہتے ہیں۔ کہ آپ کے الزام سے متاثر ہوکر قونصل خانہ افغانستان ایک جوابی اعلان شائع کردے۔ لیکن مولانا یہ تو دیکھئے۔ اگر قونصل خانہ ذرہ ذرہ سی بات پر اعلانات شائع کرنے لگے۔ تو اس کی مصروفیات اسی کام کے لئے مخصوص ہوجائیں

میں پھر گذارش کرتا ہوں۔ کہ آپ ایک آزاد و خودمختار اسلامی حکومت کو ناجائز طور پر بدنام نہ کیجئے۔ کیونکہ اس سے حکومت افغانستان کو ذرہ بھر بھی نقصان نہیں پہنچتا۔

آپ نے لنڈن کی مسجد اور سفیر افغانستان متعینہ لنڈن کے متعلق بھی ایک نوٹ لکھ کر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

389

سفیر افغانستان کو اس "جرم" کا مرتکب ٹھہرایا ہے۔ کہ وہ لنڈن کی مسجد میں گئے۔ اجی حضرت اگر مسجد میں جانا گناہ ہے تو آپ اس حقیقت کو فراموش کیوں کرتے ہیں۔ کہ آپ کے والد بزرگوار کی تمام عمر مسجد میں کٹی؟ اگر کسی اخبار نے لنڈن کی مسجد کو "مرکز اقوام اسلامی" لکھا ہے۔ تو یقیناً اس کا یہ مطلب ہے کہ وہ انگلستان کی اقوام اسلامی کا مرکز ہے۔ آپ اس حقیقت سے انکار نہیں کر سکتے کہ لنڈن میں تمام اقطاع اسلامی کے مسلمان موجود ہیں۔ اور جس مسجد میں ملک ملک کے مسلمان جمع ہو جائیں۔ اسے مرکز اقوام اسلامی کہنا گناہ نہیں۔

(زمیندار)

## پتہ مطلوب ہے

عزیز خلیل الرحمن پورٹ بلیر سے علیل ہو کر کلکتہ پہنچے ہیں جہاں سے ان کا ایک خط آیا ہے مگر اس میں پتہ درج نہیں۔ الفضل کے قارئین سے درخواست ہے ان کی صحت کے لئے دعا

## رجسٹرڈ
# محافظ اٹھرا گولیاں

اولاد کا کسی کو نہ دنیا میں داغ ہو
اس غم سے ہر بشر کو الٰہی فراغ ہو
پھولا پھلا کسی کا نہ برباد باغ ہو
دشمن کا بھی جہاں میں نہ گھر بے چراغ ہو

جن کے بچے چھوٹی عمر میں فوت ہو جاتے ہوں یا مردہ پیدا ہوتے ہوں یا حمل گر جاتا ہو۔ اس کو عوام اٹھرا اور اسقاط حمل کہتے ہیں بانیٔ دواخانہ ہذا آنقبلہ عالی جناب حضرت حکیم نورالدین صاحب اعظم رضی اللہ عنہ کا پروردہ اور تربیت یافتہ ہے۔ اور علم طب اس فیض رساں ہستی سے حاصل کر کے یہ دواخانہ حضور حکیم الامۃ کی اجازت سے ۱۹۰۱ء میں جاری کیا۔ اب یہ دواخانہ عالی جناب حضرت مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب کی زیر سرپرستی اور نگرانی کام کرتا ہے۔

آنقبلہ عالی جناب حضرت حکیم نورالدین صاحب اعظم رضہ کا مجرب نسخہ محافظ اٹھرا گولیاں (رجسٹرڈ) اکسیر کا حکم رکھتا ہے۔ جو اٹھرا کے رنج و غم میں مبتلا ہیں ان کے لئے یہ گولیاں تیر بہدف کا اثر رکھتی ہیں۔ ان گولیوں کے استعمال سے بچہ ذہین خوبصورت۔ تندرست اور اٹھرا کے اثرات سے محفوظ پیدا ہو کر والدین کے آنکھوں کی ٹھنڈک دل کی راحت ہوتا ہے۔ قیمت فی تولہ سوا روپیہ شروع حمل سے اخیر رضاعت تک گیارہ تولہ گولیاں خرچ ہوتی ہیں۔ یکمشت منگوانے پر فی تولہ ایک روپیہ لیا جائے گا۔ نوٹ:۔ احباب کو مطلع کیا جاتا ہے۔ کہ ہمارے دواخانہ کی تیار کردہ مشہور و معروف محافظ اٹھرا گولیاں ڈاکٹر عبدالجلیل خان صاحب میڈیکل ہال اندرون موچی گیٹ لاہور سے بھی مل سکتی ہیں۔

عبدالرحمن کاغانی اینڈ سنز دواخانہ رحمانی قادیان

# کرایہ پر مکان دینے اور لینے والوں کو مفید مشورہ

قادیان میں بہت سے احباب ایسے ہیں جو باہر رہتے ہیں۔ اس لئے ان کو یہاں اپنے مکانات کو کرایہ پر دینے اور کرایہ کی وصولی وغیرہ کے لئے بہت سی مشکلات کا سامنا ہوتا ہے۔ اور بعض اوقات اس وجہ سے نقصان بھی اٹھانا پڑتا ہے۔ اسی طرح باہر سے آنے والے احباب کو بھی ناواقفیت کی وجہ سے کرایہ پر مکان کا انتظام کرنے میں دقت ہوتی اور بعض دفعہ سخت تکلیف اٹھانی پڑتی ہے۔ اس لئے اپنے مکانات کرایہ پر دینے والے اور لینے والے دونوں اگر جنرل سروس کمپنی قادیان کی خدمات سے فائدہ اٹھائیں۔ تو بہت زیادہ فائدہ میں رہیں گے۔ اور بہت سی پریشانی اور تکلیف اور نقصان سے بچ جائیں گے۔

# قادیان میں دو دکانوں کے خرید اور خوشخبری

اکثر احباب دریافت کرتے رہتے ہیں کہ دوکانوں کیلئے کوئی زمین قابل فروخت ہو تو ہمیں اطلاع دیجائے۔ اب ایک موقع نکلا ہے اڈہ خانہ اور کارخانہ ہوزری کی طرف جہاں کم و بیش ۵۰ فٹ کی سڑک کا نیا شاندار بازار بن رہا ہے۔ ۸ دوکانیں ۵۰ فٹ کی سڑک پر اور ۳ دوکانیں ۲۰ فٹ کی سڑک پر نیز ان دوکانوں کے پیچھے ایک احاطہ بھی قابل فروخت ہے۔ صدر انجمن احمدیہ قادیان نے بحوالہ ریزولیوشن نمبر ۱۵۰ اغ م ۲۱-۹-۳۶ اس جائداد کو نیلام کرنیکا فیصلہ کیا ہے یہ جائداد بہت قیمتی اور باموقعہ ہے۔ لہذا یہ فائدہ مند جائداد موقعہ پر ۲۰ جون کو منشی محمد الدین صاحب مختار عام صدر انجمن احمدیہ قادیان بوقت ۵ بجے شام نیلام کرینگے۔ زر نیلام کا ۱/۴ حصہ فوراً وصول کیا جائیگا۔ اور بقیہ ۳/۴ حصہ صدر انجمن احمدیہ کی منظوری حاصل ہونے پر وصول ہوگا۔ خواہشمند اصحاب ٹھیک وقت مقررہ پر پہنچکر بولی دیں

ناظم جائداد صدر انجمن احمدیہ قادیان

# قادیان میں مکان بنانیکا نادر موقعہ

محلہ دارالبرکات قادیان میں جو ریلوے سٹیشن کی طرف واقعہ ہے بہت سے دوست وہاں مکان بنانے کے لئے زمین خرید کرنیکے خواہشمند تھے۔ اب محلہ دارالبرکات میں ریلوے سٹیشن کی طرف چند قطعات جو کنال کنال کے تجویز کئے گئے ہیں۔ قابل فروخت ہیں۔ یہ قطعات صرف انہی دوستوں کو دئے جائینگے۔ جن کی طرف سے درخواست خریداری بمعہ قیمت کے پہلے آوے گی۔ ہر قطعہ کے ساتھ دو دو راستے تجویز کئے گئے ہیں۔ یہ قطعات بہت باموقعہ ہیں۔

## تفصیل قیمت حسب ذیل ہوگی

۱۔ جس قطعہ کے ملحق دو راستے ۱۰۔۱۰ فٹ کے ہونگے اس قطعہ کی قیمت للعا ۴۰۰ فی کنال

۲۔ جس قطعہ کے ملحق دو راستے ایک دس فٹ کا اور ایک ۲۰ فٹ کا ہوگا۔ اس کی قیمت للعا ۴۵۰ فی کنال

۳۔ جو قطعہ ۲۰۔۲۰ فٹ کے دو راستوں پر واقعہ ہوگا۔ اس کی قیمت للعا ۵۰۰ فی کنال ہوگی۔

خرید کرنے والے اصحاب فوراً مندرجہ بالا اعلان کے مطابق درخواست خریداری اور روپیہ بھجوا دیں۔ صدر انجمن سے منظوری حاصل ہونے پر ایسے دوستوں کو سند فروخت اراضی اور قبضہ موقعہ پر دیدیا جائے گا۔ جو دوست رجسٹری یا انتقال کرانا چاہیں وہ اپنے خرچ پر کرا سکتے ہیں۔

ناظم جائداد صدر انجمن احمدیہ قادیان

# ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

**سری نگر** ۴ ارجون۔ ایک اطلاع مظہر ہے کہ کچھ عرصہ ہوا۔ ایک مقامی اخبار میں ایک مضمون شائع ہوا تھا۔ جس میں بیان کیا گیا تھا۔ کہ ہندو لوگ گائے کا اس قدر احترام کرتے ہیں۔ جس قدر مسلمان اپنے پیغمبر ؐ کا۔ اس سے مقامی مسلمانوں میں نفرت و حقارت کے جذبات پیدا ہو گئے تھے۔ چنانچہ کل انہوں نے شہر سے ایک جلوس نکالا۔ اور نعرے بلند کرتے اور اخبار مذکور کے ایڈیٹر کے خلاف نفرت و حقارت کا اظہار کرتے ہوئے امیرکدال (سری نگر کے وسط) کی طرف گئے۔ ایک سکھ اور ایک مسلمان نے مباحثہ شروع کر دیا۔ جس پر ہاتھا پائی ہو گئی۔ اور بڑھتے بڑھتے خشت باری تک نوبت پہنچ گئی۔ جس کی وجہ سے متعدد لوگ خفیف مجروح ہوئے اور چند دکانوں کی کھڑکیاں ٹوٹ گئیں پولیس کی آمد پر جلوس جامع مسجد کی طرف روانہ ہوا۔ اور نصف شب کے قریب منتشر ہوا۔ آج ہر طرح کا امن ہے

**قاہرہ** (بذریعہ ہوائی ڈاک)

مانٹریو کانفرنس سے مصر کے وزیر اعظم نحاس پاشا اور ان کے رفیقوں کی واپسی پر ان کا خیر مقدم کرنے کے لئے اسکندریہ کی بندرگاہ پر تقریباً ۳ لاکھ مصری جمع ہوئے۔ اور شاندار استقبال کیا۔

**شملہ** ۴ ارجون معلوم ہوا ہے کہ حکومت پنجاب ان دنوں معطل شدہ میونسپلٹیوں کو بحال کرنے کے مسئلہ پر نظر ثانی کر رہی ہے۔ وہ میونسپلٹیاں حسب ذیل ہیں۔ لاہور۔ سیالکوٹ۔ بھگوان پورہ اور عجوگیوال۔ بوریا ضلع انبالہ۔ گوہانہ ضلع رہتک اور کرور ضلع ملتان۔

**شملہ** ۴ ارجون۔ ایک کمیونک شائع ہوا ہے۔ کہ دو ہندوؤں کو جنہیں حال ہی میں موضع جوخیل سے اغوا کیا گیا تھا۔ چھوڑ دیا گیا ہے۔ ۲ ارجون کو رزمک برگیڈ نے تاندہ چینا کیمپ سے پیش قدمی شروع کی۔ اور بلا مزاحمت ۶ میل کا فاصلہ طے کر کے سدھا کے مقام پر پہنچ گئی۔ وہاں پہلے ہی سکاؤٹوں کی چوکی ہے۔ کل کانی غورام کی طرف جو مسعودوں کا علاقہ ہے پیشقدمی کی گئی۔ فوج کے ہمراہ ٹینک بھی تھے۔ مگر کوئی واقعہ رونما نہ ہوا۔ ۱۲ اور ۱۳ ارکی درمیانی شب کو ارسل کوٹ اور اگنز ہیڈ پر ا۔ اسد خیل کے کیمپوں اور چوکیوں پر حملے ہوتے رہے۔ اور ارزانی کے نزدیک ٹیلیگراف کے تاروں کو نقصان پہنچایا گیا۔ اور دو میل لمبی تاریں ضائع کر دی گئیں۔

**بنوں** ۴ ارجون۔ کل پارلیمنٹری بورڈ کا ایک اجلاس یہاں منعقد ہوا جس میں متعدد اہم امور پر غور کیا گیا اور کئی قراردادیں بھی پاس کی گئیں۔ ایک قرارداد کے ذریعہ موجودہ وزارت کی مذمت کی گئی۔ اور اسمبلی کی کانگرس پارٹی کو کہا گیا کہ وہ وزارت کے خلاف عدم اعتماد کی قرارداد پیش کرے۔ ایک اور قرارداد کے ذریعہ فیصلہ کیا گیا کہ شورش وزیرستان کی وجوہ معلوم کرنے کے لئے ایک کمیٹی مقرر کی جائے نیز یہ کمیٹی حکومت سے درخواست کرے کہ وہ ایک وفد کو وزیرستان میں جانے کی اجازت دے۔ تاکہ وفد فقیر آف ایپی اور اس کے ہمراہیوں سے ملاقات کر کے ان سے تبادلہ خیالات کرے

**امرتسر** ۴ ارجون۔ اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ ضلع گجرات کے سٹیشن پر ۳۰۰ مسلمانوں کے ہجوم نے دس سکھوں پر حملہ کر دیا۔ ایک سکھ ہلاک اور ۴ سخت مجروح ہوئے۔

**امرتسر** ۴ ارجون۔ موضع کوٹ دھرم چند تحصیل ترن تارن ضلع امرتسر کے مسلمانوں کی ایک مسجد کی دیوار سکھوں نے گرا دی ہے جس سے وہاں کی صورت حالات سخت بگڑ گئی ہے۔ مسلمانوں کا ایک وفد امرتسر سے مسلمانوں کی امداد طلب کرنے کے لئے آیا ہوا ہے۔ ان کا بیان ہے کہ سکھوں نے مسجد کے کنوئیں پر قفل لگا رکھا ہے۔ اور مسلمانوں کو جبراً نماز سے روکا جاتا ہے۔

**کلکتہ** ۴ ارجون۔ آج بلوریا جیوٹ ملز کی مزدور عورتوں نے ہڑتال کر دی۔ جس کی وجہ سے کارخانہ بند کر دینا پڑا۔ بیان کیا جاتا ہے۔ کہ انہوں نے مطالبہ کیا تھا۔ کہ آپریٹروں کی تعداد میں اضافہ کیا جائے۔ اور مطالبہ منظور نہ ہونے پر ہڑتال کر دی بیان کیا جاتا ہے۔ کہ بنگال کی تاریخ میں یہ پہلا واقعہ ہے۔ کہ مزدور عورتوں کی ہڑتال کی وجہ سے کارخانہ بند کرنا پڑا ہے۔

**بلباؤ** ۴ ارجون۔ دو روز کی شدید جنگ کے باغی بلباؤ کے "آہنی احاطہ" میں داخل ہو گئے ہیں۔ بلباؤ کے وسط میں شدت سے بمباری کی گئی اور ایک گھنٹہ کے قریب گولہ باری کی گئی۔ اندازہ لگایا گیا ہے کہ تمام دن میں ۱۰ ہزار بم برسائے گئے۔ گویا ایک منٹ میں ۳۰ بم پھینکے گئے۔

**بیت المقدس** ۴ ارجون۔ بیت المقدس کے مرکز میں فلسطین پولیس کے انسپکٹر جنرل پولیس کی کار پر پانچ فائر کئے گئے۔ لیکن وہ بال بال بچ گئے۔ البتہ ڈرائیور زخمی ہو گیا بیان کیا جاتا ہے۔ کہ حملہ آور تین عرب تھے۔ جو فائر کرنے کے بعد ایک تنگ وادی کی طرف بھاگ گئے۔

**شکارپور** (سندھ) ۴ ارجون۔ گزشتہ ہفتہ شہر میں قرآن کریم کی توہین کے حادثہ کے سلسلہ میں ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ سکھر نے ایک اعلان شائع کیا ہے۔ کہ حادثات کے سلسلہ میں پولیس کی طرف سے تحقیقات جاری ہے۔ حسب معمول پولیس تمام امن پسند شہریوں کی حفاظت کا انتظام کر رہی ہے۔ اور جملہ حکام اپنے فرائض کی انجام دہی میں سرگرم ہیں انسپکٹر جنرل پولیس کی طرف سے اس شخص کے لئے ۵ ہزار روپیہ انعام کا اعلان کیا گیا ہے۔ جو ان لوگوں کو گرفتار کرے۔ جنہوں نے قرآن کریم کی بے حرمتی کا ارتکاب کیا ہے۔ اسی طرح مسٹر پرتاب رائے نے بھی اسی قدر انعام کا اعلان کیا ہے۔

**امرتسر** ۴ ارجون۔ امرتسر کے مشہور مقدمہ اغوا کا فیصلہ آج شیخ عبد المجید مجسٹریٹ نے سنا دیا۔ ۵ ملزموں کو پانچ پانچ سال قید سخت اور ۲ ملزموں کو دو۔ دو سال قید سخت کی سزا دی گئی۔ ان پر الزام یہ تھا کہ انہوں نے جرم خلاف قانون کی صورت میں ایک مسلمان آنریری مجسٹریٹ کی ۷ سالہ پوتی کا اغوا کیا۔ جب کہ وہ سکول کے سامنے تانگہ پر سے اتری اور اسے زبردستی موٹر میں ڈال کر لے گئے۔

**گجرات** ۴ ارجون۔ نواحی علاقے میں شدید آندھی کے طوفان کے متعلق بعض عجیب و غریب خبریں موصول ہو رہی ہیں۔ موضع میوں وال سے ایک اطلاع مظہر ہے۔ کہ ایک ۱۰ سالہ لڑکا اپنی بھینس کو لے کر گاؤں کے جوہڑ پر گیا تھا۔ وہاں آندھی نے اسے آن گھیرا۔ اور وہ آندھی کے ساتھ اڑتا چلا گیا۔ بیان کیا جاتا ہے۔ کہ گاؤں سے ۷ میل کے فاصلے پر ایک جنگل میں وہ بے ہوش پایا گیا۔ اطلاع ملنے پر اس کے وارث پہنچ گئے اور اسے واپس لے آئے۔

**پشاور** ۴ ارجون۔ رگھوناتھ مندر کے متعلق سکھوں اور ہندوؤں میں کشیدگی بڑھ رہی ہے۔ خاص کر سکھوں کی ایک پارٹی تو مندر گرانے پر تلی ہوئی ہے لیکن آج جوڈیشل کمشنر نے اپیل پر حکم امتناعی جاری کر دیا ہے۔ اور ہدایت جاری کی ہے کہ جب تک اپیل کا فیصلہ نہ ہو مندر کو نہ گرایا جائے۔

**امرتسر** ۴ ارجون۔ گیہوں حاضر ۲ روپے ۱۵ آنے گیہوں ہاڑ ۲ روپے ۱۲ آنے ۸ ۱/۲ پائی نخود حاضر ۲ روپے ۴ آنے ۶ پائی کھانڈ دیسی ۷ روپے سے ۹ روپے تک بنولے [illegible]